عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۹ربیع الاول تا ۶/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/نومبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۴۳

حالیہ شیعہ سنی فسادات

چند گزارشات

پکا پکانے کلیجہ دکھا دکھا دل ہے

شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی

ہماری ذمہ داری؟

فرانس ایک بار پھر دشمنی کے محاذ پر

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

زندگی میں جائیداد اپنی اولاد میں تقسیم کرنے کا طریقہ

س:...... میری عمر ۷۵ سال سے زائد ہے، ضعف اور بیماری کی وجہ سے اپنی جائیداد جلد از جلد تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ورثاء میں بیوی کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ تینوں بیٹے اور بیٹی سب شادی شدہ ہیں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ میں اپنی کل جائیداد کس طرح تقسیم کروں؟ نوازش ہوگی۔

ج:...... بصورتِ مسئولہ آپ اپنی زندگی میں اپنی جائیداد وغیرہ میں ہر قسم کا جائز تصرف کرنے کے مجاز ہیں۔ لہٰذا اگر آپ اپنی زندگی میں اپنے ورثاء میں اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہیں تو آپ کر سکتے ہیں، اس میں سب سے پہلے آپ اپنی ضرورت کے لئے جتنا مناسب سمجھیں الگ کرلیں، اس کے بعد بقیہ مال و جائیداد میں سے آٹھواں حصہ نکال کر اپنی اہلیہ کو دیدیں، اس کے بعد باقی جائیداد کے چار برابر حصے کرکے ایک ایک حصہ ہر ایک بیٹے کو اور ایک حصہ اپنی بیٹی کو دیدیں۔ واضح رہے کہ اپنی زندگی میں جائیداد کی تقسیم میں بیٹیوں کو بیٹوں کے برابر دیا جاتا ہے، کیونکہ زندگی میں مال کی تقسیم میراث کی تقسیم نہیں ہوتی ہے بلکہ ہبہ (گفٹ، تحفہ) کہلاتا ہے اور ہبہ میں قانون یہ ہے کہ اولاد کو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی سب کو برابر حصہ دیا جائے، لہٰذا بصورتِ مسئولہ بیٹی کو بیٹوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

۲:... واضح رہے کہ آپ اپنے لئے اور اپنی اہلیہ کے لئے جو کچھ الگ کریں گے، دونوں میں سے ہر ایک کے انتقال کے بعد اس کا الگ کردہ حصہ اس کا ترکہ کہلائے گا اور اس ترکہ میں اولاد میں سے جو بھی (نافرمان، فرمانبردار) زندہ ہوگی، ہر زندہ بیٹا، بیٹی اپنے شرعی حصے کا حقدار ہوگا، نافرمانی کی وجہ سے کوئی وارث اپنے حصے سے محروم نہیں کیا جاسکے گا۔

۳:... اگر آپ اپنے کسی بیٹے کو ان کی مالی حالت کمزور ہونے کے پیش نظر اپنے حصے کا مالک بنانا چاہیں یا کوئی فلیٹ خرید کر ان کو ہبہ (گفٹ) کرنا چاہیں تو آپ کرسکتے ہیں، شرعاً اس کی اجازت ہے، بشرطیکہ مذکورہ مقصد کے علاوہ کوئی اور مقصد مثلاً اولاد میں سے کسی کو مالی ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو، لیکن اس میں اس بیٹے کو مکمل قبضہ دینا ضروری ہوگا، نیز اس صورت میں پھر آپ کی زندگی اور دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کسی بھی صورت میں کسی بھی بیٹے کو اس میں حصہ نہیں ملے گا اور نہ ہی کسی کو حصے کے مطالبہ کرنے کا حق ہوگا۔

اعتذار

(ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ:۳۸، جلد:۳۹، بابت ۸ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰ء "آپ کے مسائل" کے کالم کی اس عبارت میں سہو ہوا ہے، قارئین تصحیح فرمالیں)

س:...... میرے والد مرحوم نے اپنے ترکہ میں ایک گھر چھوڑا ہے، جس کی مالیت پندرہ لاکھ روپے ہے۔ ورثا میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور آٹھ بیٹیاں شامل ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلہ فرمادیجئے کہ ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے؟

ج:...... صورتِ مسئولہ میں مرحوم کی تمام جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کو شرعاً (96) چھیانوے حصوں میں تقسیم کریں گے، جس میں سے (12) بارہ حصے بیوہ کو اور (7) سات حصے ہر ایک لڑکی کو اور (14) چودہ حصے ہر ایک لڑکے کو ملیں گے اور کل رقم پندرہ لاکھ میں سے بیوہ کو (187500/=) ایک لاکھ ستاسی ہزار پانچ سو روپے، ہر ایک بیٹی کو (109375/=) ایک لاکھ نو ہزار تین سو پچھتر روپے اور ہر ایک بیٹے کو (218750/=) دو لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو پچاس روپے ملیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،

علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۲۹ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۲۰ء شمارہ:۴۳

اس شمارے میں!

حالیہ شیعہ سنی فسادات پر چند گزارشات	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
شانِ رسالت میں گستاخی اور ہماری ذمہ داری	۶	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
فرانس ایک بار پھر مذہب دشمنی کے محاذ پر	۹	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
پکا پکا ہے کلیجہ، دُکھاؤ کھا دل ہے!	۱۱	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ واحد حل	۱۴	مولانا سیّد احمد ومیض ندوی
اسلامی تجارت کے بنیادی اصول (۳)	۱۹	مفتی توقیر عالم قاسمی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حالیہ شیعہ سنی فسادات پر چند گزارشات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اس سال ۱۴۴۲ھ کے محرم کی مجالس میں ملک کے بعض حصوں میں انتہائی دلخراش اوراذیت ناک ذاکروں کی گفتگو نے ماحول کومکدر کردیا۔ یاد رہے کہ ہمارے ملک میں شیعہ سنی تنازعہ نے شدت خمینی انقلاب کے بعد اختیار کی۔ پھر جب کویت تنازعہ پر سعودی عرب اورایران ایک دوسرے کے مقابل ہوئے، امریکا سعودیہ کی پشت پر تھا۔ اس وقت بھی یہاں شیعہ سنی تنازعات کے مزید شعلے بھڑکائے گئے۔

اسلامیان وطن کویاد ہوگا کہ ہمارے ملک میں جناب جنرل ضیاءالحق صاحب کے فوجی دورحکومت میں پاکستان میں دوتنازعے خصوصی طور پر پاکستان میں پروان چڑھے۔ ایک لسانی تنازعہ جس کا منبع ومرکز کراچی تھا۔ دوسرا شیعہ سنی تنازعہ جس نے پورے ملک کواپنی لپیٹ میں ایسے طور پرلیا کہ امن وسلامتی بھسم ہوکررہ گئے۔ یہ سب کچھ ایجنسیوں کا کھیل تھا۔ فوجی حکومت تھی کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ انہوں نے اس جنگ کواسلامیان وطن پرایسا مسلط کیا کہ پوراملک فسادات کی زدمیں آ گیا۔ کوئی مسجد، مدرسہ، خانقاہ اورامام بارگاہ محفوظ نہ رہی۔

سالہا سال کے اس معرکہ کے بعد جب گرد بیٹھی تو صحابہ کرامؓ کی عظمت ووقار کے نام پرملک میں جلسہ عام کرنا مشکل ہوگیا۔ دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ فوجی حکومت کے زمانہ میں اس تنازعہ کوفروغ دیا گیااور پھر ردالفساد آپریشن دورمیں اس تنازعہ کوختم کرنے کی کوشش ہوئی۔ لیکن کیا کیا جائے کہ ایک ہی خفیہ ہاتھ کبھی فساداورکبھی امن ملک کوعنایت کرتا ہے۔ جنرل ضیاءالحق صاحب کے دوراقتدارمیں یہ جنگ شروع ہوئی۔

۱...... پھر جناب جنرل مرزا اسلم بیگ کا بیان بھی ریکارڈ پر ہے کہ امریکا کے کہنے پرفلاں، فلاں تنظیمیں ہم نے قائم کیں۔ ان تنظیموں کے نام جنرل مرزا اسلم بیگ کے کالم میں موجود ہیں۔

۲...... پھر ماہنامہ بیداری حیدرآباد سندھ میں مئی ۲۰۰۴ء ج ۲ ش ۱۴ میں موساد کے ایک آدمی کا انٹرویو شائع ہوا۔ جس نے ان تنازعات کے متعلق ہوشربا انکشافات کیے۔

۳...... پھر بھارتی ایجنٹ ’’کلبھوشن‘‘ جب گرفتار ہوا۔ اس کا بیان چھپا کہ بھارتی ایجنسی ’’راء‘‘ نے پاکستان میں مالی سپورٹ کرکے شیعہ سنی تنازعات کرائے۔

۴...... اوراب روزنامہ خبریں ۲۳رستمبر۲۰۲۰ء کے پہلے صفحہ پران سرخیوں سے امریکی ایجنسی سی.آئی.اے کے سینئرافسر مائیکل شائر کا بیان شائع ہوا، جو یہ ہے:

’’۱...... اوباما، ڈیوڈ کیمرون اورمغربی رہنماؤں نے حملوں کی بجائے فرقہ وارانہ فسادات کا فیصلہ کیا۔

۲...... امریکی سی.آئی.اے کا مسلم ممالک میں شیعہ سنی فسادات کرانے کا اعتراف۔

۳...... امریکا، برطانیہ اوراتحادیوں نے اپنی فوج مروانے کے بجائے فیصلہ کیا کہ مسلمان آپس میں لڑتے لڑتے مرجائیں۔

۴...... فسادات اوراختلافات کا مقصد مسلم ممالک کوایک دوسرے کا جانی دشمن بنانااوروسائل پرقبضہ کرنا ہے۔

۵...... مسلمان ایک دوسرے کا خون بہائیں گےتو فوجی آپریشن کے بغیر تمام مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

۶...... داعش کوشیعوں کو مارنے کے لئے بنایا گیا۔فساد سب سے بڑا ہتھیار ثابت ہوا۔سینئرافسر مائیکل شائر امریکا خفیہ برانچ کا اعتراف۔‘‘

مندرجہ بالا چھ سرخیاں اخبار کی ہم نے نقل کی ہیں۔ پھر:

۱...... جنرل اسلم بیگ۔۲...... موساد کے رہنما۔۳...... کلبھوشن۔اوراب۴...... امریکا کے سی آئی اے آفیسران کے بیانات کے بعد سوچئے کہ شیعہ سنی تنازعہ کے سوتے کہاں کہاں سے پھوٹتے ہیں اورپھر کون کون سے آلۂ کار قوموں کو آگ وخون میں جھونک دیتے ہیں۔موجودہ دور میں ہماری فوج کے آپریشن ردالفساد کے بعد ملک میں امن وسکون قائم ہوا، ہم وطن پاکستانیوں نے چین کا سانس لیا، کہ امسال پھرمحرم میں جگہ جگہ یہ دوبارہ خوفناک وار ہوا۔ ذاکرین نے نعوذ باللہ اعلانیہ طور پرصحابہ کرامؓ کوطعن وتشنیع اور بدزبانی کا نشانہ بنایا، کیس بھی درج ہوئے۔شیعہ رہنماؤں کے اس بیان نے تو آنکھیں کھول دیں کہ اسلام آباد کی مجلس میں جس ذاکر نے بدزبانی کی اسے ہم نے بلیک لسٹ کررکھا تھا۔دوبارہ اسے کون لایا اور یہ بیان کروایا(ان کا اشارہ حکومتی ٹیم میں شامل جناب وزیراعظم کی مونچھ کے بال یادست راست جناب زلفی بخاری کی طرف تھا)۔

پھراس متنازعہ ذاکر پرپرچہ درج ہوا۔لیکن اسے بیرون ملک فرار کرادیا گیا۔ یہ سب کچھ بتاتا ہے کہ یہ حادثاتی واقعہ نہیں۔ملک دشمن عناصر کی پلاننگ کا شاخسانہ ہے۔جگہ جگہ جہاں کیس درج ہوئے۔ان ملزموں کا گرفتار نہ ہونا کیا پیغام دیتا ہے؟ تمام مسلمان حضورﷺ کے غلام اورآپﷺ کے غلاموں کے غلام ہیں۔ان سب کی عزت وناموس کا تحفظ عین ایمان سمجھتے ہیں۔تمام سنی مکاتب فکر نے اس کے لئے پورے ملک میں جس جوش وخروش کے ساتھ ریلیاں، احتجاجی مظاہرے کئے۔لاکھوں کے اجتماع کے باوجود یہ سب پُرامن رہے۔ یہ بہت ہی مثبت پیغام ہے کہ ایجنسیوں کے اس کھیل میں یہ فسادات یا حضرات صحابہ کرامؓ وحضرات اہل بیتؓ پرسب وشتم کبھی برداشت نہ ہوگا۔

ان تمام معروضات کے تناظر میں جناب محمود قریشی وفاقی وزیرخارجہ کا بیان جو۲۴رستمبر۲۰۲۰ء کے روزنامہ جنگ ملتان میں شائع ہوا کہ ’’دشمن لسانی ومذہبی بنیاد پرلڑانا چاہتا ہے‘‘اس کوسامنے رکھ کررہنمایان قوم فیصلہ کریں اوراس تازہ فرقہ واریت کی زہرناک لہر سے ملک کو بچائیں۔

حق تعالیٰ ہمیں رحمت عالمﷺ کی عزت وناموس وتاج وتخت ختم نبوت، عظمت اہل بیتؓ واحترام صحابہ کرامؓ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ہوش مندی کے ساتھ توفیق ارزاں فرمائیں۔آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین

شانِ رسالت میں گستاخی اور ہماری ذمہ داری

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

مذاہبِ عالم کا منصفانہ اور غیر جانب دارانہ تجزیہ بتاتا ہے کہ اسلام ہی امن وامان کا نقیب اور سلامتی وآشتی کا علم بردار ہے؛ اسی لئے ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام قابل احترام اور لائق تعظیم ہیں، یہی نہیں؛ بلکہ ان پر اور ان کی کتابوں پر ایمان لانا بھی لازم وضروری ہے۔ اسلام رواداری کا اس درجہ داعی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو کفار ومشرکین حتی کہ ان کے معبودانِ باطلہ کو بھی بلاوجہ برا کہنے سے صاف طور پر منع کرتا ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر اعتدال وعدم تشدد کا سبق سکھاتا ہے؛ لیکن جو قومیں اسلام اور مسلمانوں سے عداوت رکھتی ہیں وہ مختلف حربوں سے اسلام کو بدنام کرنے، اس کے مبنی برفطرت قوانین پر اعتراضات کی بوچھار کرنے اور دنیا کے سامنے اس کی پاکیزہ شبیہ کو مسخ کرنے کی ہر آن کوشش کرتی رہتی ہیں، اسی مقصد کے تحت کبھی مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے، کبھی توہین آمیز فلمیں بنائی جاتی ہیں، کبھی ایسے گیمز تیار کیے جاتے ہیں؛ جن سے شعائرِ اسلام کا استہزأ واستخفاف ہوتا ہے اور ان سب کے علاوہ اس مقدس وعظیم شخصیت کی شان میں گستاخی کے ذریعہ انسانیت نما درندگی کا وہ مظاہرہ کیا جاتا ہے جو مغرب کی فکر گستاخ کا غماز اور مادر پدر آزادی کا عکاس ہوتا ہے۔

ادھر وطن عزیز میں جب سے متشدد زعفرانی عناصر برسر اقتدار آئے، اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو ہراساں کرنے اور ان کے جذبات کو مجروح کرنے کا نہ تھمنے والا سلسلہ تشویش ناک رخ اختیار کرگیا۔ یوں تو آزادی کے بعد سے لے کر آج تک مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبرو سے کھلواڑ ہوتا رہا، مسلمانوں کو ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے جو انصاف ملنا چاہئے تھا وہ نہیں مل سکا۔ اس پر مستزاد یہ کہ فسطائی طاقتوں کو مسلم اور غیر مسلم شہریوں کا اتحاد خار کی طرح کھٹکنے لگا، وہ ہمیشہ نفرت کا زہر گھولنے میں مصروف رہے، جس کے خوف ناک نتائج بہ تدریج ہمارے سامنے ہیں۔ وہ ملک جو کبھی مسلم، ہندو اتحاد کا گہوارہ مانا جاتا تھا رفتہ رفتہ انتشار وافتراق کی راہ پر چل پڑا۔ فسطائی طاقتیں اقتدار پر قبضہ جمانا چاہتی تھیں اور ان کے اس ہدف کا پورا ہونا مسلم اور غیر مسلم اقوام کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کیے بغیر ممکن نہیں تھا؛ اس لیے انہوں نے مذہب کی آڑ میں خوب سازشیں رچیں؛ جس کا ایک حصہ شان رسالت مآب میں گستاخی بھی ہے۔

اسی تناظر میں یہ افسوس ناک واقعہ بھی قارئین جانتے ہیں کہ ابھی دوروز قبل بنگلور کے نوین نامی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ تفصیلات کے بموجب کرناٹک رکن اسمبلی کے قریبی رشتہ دار نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے شانِ رسالت میں گستاخی کی تھی۔ اس پوسٹ کے وائرل ہوتے ہی عوام میں شدید بے چینی اور برہمی پیدا ہوگئی اور وہ رکن اسمبلی کی قیام گاہ پر جمع ہوگئے۔ عوام نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے رکن اسمبلی کی قیام گاہ کے باہر گاڑیوں کو نذر آتش کردیا۔ صورتحال اس قدر بگڑ گئی کہ حالات پر قابو پانے پولیس کو فائرنگ کرنی پڑی۔ فائرنگ میں تین افراد ہلاک؛ جبکہ کچھ زخمی بھی ہوئے۔ صورتحال کی سنگینی اور کشیدگی کو دیکھتے ہوئے شہر کے دو پولیس اسٹیشنوں کے حدود میں کرفیو نافذ کردیا گیا۔ اس کے علاوہ شہر میں امتناعی احکام بھی لاگو کردیے گئے۔ اطلاعات کے مطابق پولیس کے رویے نے بھی عوام کو مزید برہم کردیا تھا؛ کیونکہ جب رکن اسمبلی کے رشتہ دار نوین نامی گستاخ نے یہ پوسٹ کیا تو کچھ مقامات پر مقامی عوام نے پولیس میں شکایت درج کروانے کی کوشش کی؛ تاہم پولیس نے شکایت درج کرنے کے بجائے انہیں باہمی طور پر مسئلہ کی یکسوئی کا مشورہ دیا۔ اس پر عوام برہم ہوگئے اور پرتشدد احتجاج کیا۔ احتجاجیوں کا مطالبہ تھا کہ پولیس فوری کارروائی کرتے ہوئے گستاخ کو گرفتار کرے۔

یادرکھنا چاہئے کہ شان رسالت مآب میں

گستاخی کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے؛ بلکہ دشمنانِ اسلام نے آپ کی شانِ رسالت کو ہمیشہ اپنی کم ظرفی اور کمینگی کے اظہار کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔قرونِ وسطیٰ میں جان آف دمشقی (700 تا 754ء) وہ پہلا نامراد شخص ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات و اتہامات کا طومار باندھا اور بعد ازاں اکثر و بیشتر مستشرقین نے انہی الزامات کو دہرایا۔(ملخص از توہین آمیز خاکے؛ اسلام اور عصری قانون) اس حوالے سے اگر گزشتہ چند برس کی تاریخ کو پیش نظر رکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ توہین رسالت بعض تشدد پسند غیر مسلموں کا ایک نفرت انگیز رویہ ہے، جس کا اظہار وقفے وقفے سے کیا جاتا ہے؛ تاکہ اسلام کے پیروکار مشتعل ہوں اور ان پر جوابی کارروائی کی جاسکے۔

توہین رسالت، ایک جرمِ مسلسل:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت و عقیدت اسلام کا جزو ہے، ان کی فرمانبرداری و اطاعت تکمیل ایمان کا سبب ہے اور ان سے وفاداری و شیفتگی اسلام کی اساس اور اہلِ اسلام کی شناخت ہے، ناموسِ رسالت کا تحفظ اور عظمتِ رسول کا تصور اربوں مسلمانوں کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے والا وہ ناقابلِ تسخیر جوہر ہے جو فدائیانِ نبوت اور شیدائیانِ رسالت کے نزدیک ایمانِ کامل کی بنیادی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ یہی دولتِ گراں مایہ اور سب سے بڑھ کر قیمتی سرمایہ فریب خوردگانِ مغرب کے یہاں محض مریضانہ جذباتیت ہے، یہی وجہ ہے کہ آج اسلام سے عناد، اسلامی تعلیمات سے نفرت، مسلم ثقافت کا تمسخر، مسلمانوں کو محکوم رکھنے اور ان پر ہر طرح کی بالادستی قائم کرنے کا جنون، مسلم ممالک کے مادی وسائل کا استحصال، مسلم نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے اور ان کو عملی ارتداد کی راہ پر ڈالنے کی شبانہ روز کوششیں، مسلم ممالک کے سیاسی استحکام کے خلاف مکروہ سازشیں اور ان جیسے بے شمار ہتھکنڈوں کا استعمال کرکے دشمنانِ اسلام، نہ صرف مسلمانوں کا جانی و مالی اتلاف کررہے ہیں بلکہ زبردست پیمانہ پر ان کے دینی اعمال، تہذیبی اقدار اور مذہبی کردار کو بھی ملیامیٹ کررہے ہیں۔

جیسا کہ سابقہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ حالیہ کچھ عرصہ سے اعدائے اسلام نے اپنی یہ پالیسی بنا رکھی ہے کہ آزادی اظہار اور حریتِ رائے کی آڑ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کو نشانہ بنایا جائے، آپ کی بلند پایہ شخصیت کو مجروح کرنے کے لئے نت نئی سازشوں کا جال بُنا جائے، توہین آمیز کارٹونز، فلموں، تصویروں، کتابوں اور اشتہاروں کی ایک باڑ لگائی جائے اور پوری امتِ مسلمہ کے خلاف زبردست قسم کی جارحانہ مہم چھیڑ کر انہیں، اشتعال انگیزی، قانون شکنی اور آزادانہ احتجاج پر مجبور کیا جائے اور نتیجتاً بقائے امن، تحفظ قانون اور ان جیسی دل فریب اصطلاحات کو بنیاد بنا کر خانہ جنگی، قتل وغارت گری اور قید و اسیری کا ایک لا متناہی سلسلہ شروع کردیا جائے تاکہ مسلمان چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس کر رہ جائیں کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

یوں تو محسن کشی کی بدترین مجرمانہ حرکتوں اور گستاخانہ کارروائیوں سے انسانیت کا دامن ہمیشہ داغ دار رہا ہے، بدنصیب لوگوں نے تو اپنے والدین تک پر ستم ڈھائے، اپنے ہمدردوں، خیرخواہوں، استاذوں اور راہنماؤں کے ساتھ بھی دشمنوں جیسا سلوک کیا، تلاش وجستجو سے ایسی بے شمار مثالیں ہر قوم ومذہب میں مل جائیں گی، اس لحاظ سے پیغمبر اسلام کی شخصیت ان ناہنجاروں اور خدا بیزاروں کا پہلا نشانہ اور اولین ہدف نہیں ہے۔ چناں چہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (1984ء) کا مقالہ نگار لکھتا ہے: ’’بہت کم لوگ اتنے بدنام کیے گئے جتنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کیا گیا، قرونِ وسطیٰ کے عیسائیوں نے ان کے ساتھ ہر الزام کو روا رکھا ہے۔‘‘

اے ہسٹری آف میڈیوال کا مصنف جے جے ساؤنڈرز لکھتا ہے: ’’اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پیغمبر عربی کو عیسائیوں نے کبھی ہمدردی اور توجہ کی نظر سے نہیں دیکھا، جن کے لئے حضرت عیسیٰ کی ہستی ہی شفیق و آئیڈیل رہی ہے۔ صلیبی جنگوں سے آج تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو متنازعہ حیثیت سے ہی پیش کیا جاتا رہا اور ان کے متعلق بے سروپا حکایتیں اور بے ہودہ کہانیاں پھیلائی جاتی رہیں۔‘‘

(ملخص از توہین آمیز خاکے: اسلام اور عصری قانون)

کرنے کے چند ضروری کام:

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں ان مواقع پر کیا کرنا چاہئے؟ تاکہ صحیح معنی میں ہم شریعت کے احکام کے مطابق ناموس رسالت کا دفاع کرسکیں، اگر ہم واقعتاً مسلمان ہیں اور حدودِ شریعت میں رہ کر تاج نبوت و رسالت کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قانونی چارہ جوئی کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے جنہیں مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحیؒ نے قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے:

(۱) اسلامی تعلیمات کی مکمل پیروی اور غیر اسلامی نظریات، افکار، خیالات، عادات اطوار، تہذیب وتمدن، معاشرت، سیاست وغیرہ سے کلی اجتناب کرنا ہوگا، خاص طور پر فیشن پرستی اور مادی افکار کو پوری ہمت اور استقلال کے ساتھ چھوڑنا ہوگا اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنی ہوگی، یہی سب سے پہلے کرنے کا کام ہے، مگر اسے چھوڑ کر امت دیگر غیر شرعی طریقوں کو اختیار کررہی ہے۔

(۲) عالمی طور پر تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر یو این او کو ایسے قوانین وضع کرنے پر مجبور کرنا ہوگا، جس میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کی اہانت کرنے والوں کو قتل کی سزا دی جائے۔

(۳) یورپ جو ان تمام غلیظ و ناپاک حرکتوں کی پشت پناہی کررہا ہے، اسے مندرجہ ذیل طریقوں سے سبق سکھایا جائے:

الف:...... مسلمان مغربی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

ب:...... ڈالر، یورو اور پاؤنڈ کے ذریعہ معاملہ نہ کرکے اس کی ویلیو کو کم کریں۔

ج:...... پورے عالم میں دین اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تعارف پیش کریں۔

(۴) ہر گھر میں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سیرت کے مطالعے کو عام کرنا چاہئے۔

(۵) نمازوں کا مکمل اہتمام کرنا چاہئے۔

(۶) زندگی کے ہر موڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو معلوم کرکے اس پر عمل کرنا چاہئے۔

(۷) بدعات و خرافات سے بھرپور اجتناب کرنا چاہئے۔

(۸) صحابہ کرامؓ سے محبت اور ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

(۹) علماء کرام سے محبت اور ہر دنیوی و دینی معاملہ میں ان سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو پڑھ کر اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہئے۔

(۱۱) لوگوں کو سیرت سے وابستہ کرنے کے لئے سیرت کے عنوان پر مسابقات رکھنے چاہئیں۔

غرض یہ کہ ہم سب پر اپنی استطاعت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع لازم ہے۔

☆☆..................☆☆

عوام الناس تمام فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں: علماء کرام

کراچی (پ ر) فرانس میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے۔ علماء کرام جمعۃ المبارک کے خطبات میں ناموس رسالت کی حساسیت کو اجاگر کریں۔ اس کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کرائیں۔ عوام الناس تمام فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ حکومت پاکستان فرانس سے سفارتی تعلقات فوری طور پر منقطع کرے، نیز عالمی سطح پر اس مسئلہ پر مسلم تنظیمیں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی و مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر علماء کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کا وطیرہ بن چکا ہے کہ ہر تھوڑے عرصہ بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کی جاتی ہیں اور مسلمانوں کو مشتعل کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو چھیڑا جاتا ہے، مسلمانوں کے لئے یہ گستاخیاں قطعاً ناقابل برداشت ہیں، ہر مسلمان اپنی جان قربان کرسکتا ہے، لیکن اپنے پیغمبر رحمت کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ تمام مسلم حکمرانوں کو چاہئے کہ فرانس کے اس عمل کے خلاف متحد و متفق ہو کر اس سے تمام تر سفارتی وتجارتی تعلقات منقطع کریں اور عالمی فورمز پر توہین رسالت کے سلسلہ کو مستقل بند کرنے کے لئے پائیدار اقدامات اٹھائیں۔ تمام مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ تمام گستاخ ممالک خصوصاً فرانس کا مکمل بائیکاٹ کریں اور اس کی مصنوعات کا استعمال ترک کرکے اس کی معیشت کو نقصان پہنچائیں تاکہ مغرب کو اندازہ ہو کہ مسلمان اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر اپنی تمام ضروریات قربان کرسکتا ہے۔ مسلم عوام وحکمران عشق رسالت کا ثبوت دیتے ہوئے گستاخوں سے نفرت کا برملا اظہار کریں۔

فرانس ایک بار پھر
مذہب دشمنی کے محاذ پر!

حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

فرانس ایک بار پھر آسمانی تعلیمات اور مذہب کے خلاف محاذ جنگ پر ہے اور نہ صرف وحی الٰہی کے معاشرتی کردار کی نفی کرنے والوں کی قیادت کر رہا ہے بلکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور دینی حوالہ سے مقدس شخصیات کی توہین اور استہزاء کا پرچم بھی اس نے اٹھا رکھا ہے۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ طنز و استہزاء کا طرز عمل اختیار کرنے والی قوموں کی اس نوع کی حرکات اور پھر ان قوموں کے انجام کا ذکر کیا ہے۔ موجودہ صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے بلکہ اسی کا تسلسل دکھائی دے رہی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک مقدس شخصیات کو ان کی اقوام کی طرف سے جس اہانت اور استخفاف کا نشانہ بنایا گیا اگر اس سے متعلقہ قرآنی آیات مبارکہ کو ریسرچ کا موضوع بنایا جائے تو پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ کوئی نئی صورتحال نہیں بلکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو آغاز سے ہی اس طرز عمل اور رویہ کا سامنا رہا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی حیات مبارکہ میں یہ معاملات درپیش رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو اس طرح دہرا رہی ہے کہ ایک طرف آسمانی تعلیمات اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذوات مقدسہ ہیں اور دوسری طرف آسمانی تعلیمات کی نفی اور انہیں پیش کرنے والی مقدس شخصیات کی اہانت و تحقیر ہے۔

مسیحی مذہب کے معاشرتی کردار کی نفی اور سوسائٹی کے اجتماعی معاملات سے آسمانی تعلیمات کی عملی بے دخلی کا آغاز ''انقلاب فرانس'' سے بتایا جاتا ہے، تب سے مغربی فکر و دانش اس مہم پر ہے کہ آسمانی تعلیمات کو دنیا میں ہر جگہ سوسائٹی کے اجتماعی اور معاشرتی معاملات میں کردار ادا کرنے سے روکا جائے، جس میں اسے بہت سے مذاہب کے پیروکاروں کو ہمنوا بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مگر اسلام اور مسلمانوں کے ماحول میں آکر اس کے قدم رک گئے ہیں بلکہ مسلمانوں کے مذہبی حلقے اس فکری اور تہذیبی یلغار کے سامنے وہی پوزیشن اختیار کرتے جا رہے ہیں جو دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی کی یلغار کے سامنے ''لینن گراڈ'' کو حاصل ہو گئی تھی۔

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ طنز و استہزاء کا طرزِ عمل اختیار کرنے والی قوموں کی اس نوع کی حرکات اور پھر ان قوموں کے انجام کا ذکر کیا ہے

عالم اسلام کی مجموعی صورتحال اس وقت یہ ہے کہ مسلم ممالک و اقوام کی باگ ڈور جن طبقات اور گروہوں کے ہاتھ میں ہے ان کی تمام تر منفی تگ و دو اور مہم جوئی کے باوجود عام مسلمان کی مذہب کے ساتھ نہ صرف کمٹمنٹ قائم ہے بلکہ وہ اسلامی تعلیمات کے معاشرتی کردار سے دستبردار ہونے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ جس کی ہمارے نزدیک وجہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات یعنی قرآن و سنت کے احکامات و ہدایات نہ صرف اصل حالت میں موجود و محفوظ ہیں بلکہ تعلیم اور عملدرآمد کے دائرے میں بھی ان کا تسلسل بہت حد تک قائم ہے، جس سے مسلمانوں کے معاشرتی ماحول کو الگ کرنے کا کوئی جتن کامیاب نہیں ہو پا رہا۔ اس صورتحال سے لامذہبیت کے علمبردار عالمی ادارے اور ان کے زیر سایہ مسلمانوں کے

داخلی ماحول میں محنت کرنے والے ادارے، طبقات اور لابیاں یکساں طور پر جھنجلاہٹ بلکہ جھلاہٹ کا شکار ہوگئی ہیں۔اور ہمارے خیال میں وقتاً فوقتاً توہین رسالت کے اس قسم کے مذموم شوشے اس جلاہٹ کا اظہار ہیں جس پر ”موتوا بغیظکم “ کے سوا کوئی تبصرہ موزوں دکھائی نہیں دیتا۔ورنہ جو کچھ فرانس کے صدر صاحب نے کیا ہے اس کی کوئی اور وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور نہ ہی اس کی کوئی معقول توجیہ کی جاسکتی ہے۔

فرانسیسی صدر اور حکومت کی اس حرکت پر امت مسلمہ اور مسلم ممالک بالخصوص ترکی کا رد عمل فطری اور طبعی ہے اور ہم اس پر صدر ترکی جناب طیب اردوان سمیت ناموس رسالت کے تحفظ کا عزم ایک بار پھر ظاہر کرنے والے تمام حلقوں اور اداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرنے پر ان کے شکرگزار ہیں۔یہ مسلمانوں کے عقیدہ وایمان کا مسئلہ ہے اور اسلامی تعلیمات وشخصیات کے تقدس وحرمت کا معاملہ ہے جس پر کسی قسم کی مداہنت اور کمپرومائز کی گنجائش نہیں ہے اور اس موقع پر ہم ترکی کے محترم صدر جناب طیب اردوان کی گزشتہ روز کی نشری تقریر کے ان مندرجات کا بطور خاص تذکرہ کرنا چاہیں گے جن میں انہوں نے کہا ہے کہ:

”ترک عوام فرانسیسی مصنوعات کا اسی طرح بائیکاٹ کریں جیسے قطر اور کویت کی سپر مارکیٹوں میں کیا جارہا ہے۔فرانس میں جس شخص کے پاس حکمرانی ہے وہ اپنے راستے سے ہٹ گیا ہے، وہ ایک مریض ہے اور اسے واقعی دماغ کے علاج کی ضرورت ہے۔انہوں نے فرانسیسی صدر کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فاشزم تمہاری کتاب میں لکھا ہوا ہے۔فاشزم کو ہم نے جرمنی اور اٹلی میں دیکھا ہے، ہم نازی ازم دیکھ چکے ہیں، تم بالکل اسی راستے پر ہو جس پر وہ تھے۔ ہماری کتاب قرآن کریم نہ ہمیں فاشزم سکھاتی ہے اور نہ ہی نازی ازم، ہماری کتاب ہمیں سماجی انصاف سکھاتی ہے اور ہم اسی کی ہدایت کے مطابق سماجی انصاف کے راستے پر چلتے ہیں۔“

ہم سمجھتے ہیں کہ جناب طیب اردوان کا یہ حقیقت پسندانہ تبصرہ صرف فرانس کے حکمرانوں کے لئے نہیں بلکہ بہت سے مسلم حکمرانوں کے لئے بھی سبق اور نصیحت کی حیثیت رکھتا ہے اور ہم سب کو اس طرز عمل کی روشنی میں اپنا آئندہ لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۲۸/اکتوبر ۲۰۲۰ء)

مسلمانوں کی قادیانیوں کے ساتھ شادیاں روکنے کی قرارداد منظور: آزاد کشمیر اسمبلی

دھوکا دینے والے ملزمان کے خلاف کارروائی، نکاح نامے میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کرنے کا مطالبہ

کے پی کے کی طرز پر عقیدہ ختم نبوت سے آگاہی کیلئے نصاب میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں: قرارداد کا متن

مظفرآباد (پ ر) آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی نے قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی شادیوں کی روک تھام کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کی قرارداد منظور کی ہے۔قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر جانتے بوجھتے ہوئے اور بعض جگہوں پر دھوکے سے مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین ازدواجی بندھن باندھے گئے ہیں اور اگر اس پر کوئی قانونی روک نہ لگائی گئی تو آئندہ بھی ایسے ہوتا رہنے کے خدشات اس لئے موجود ہیں کہ قادیانی اپنی شناخت چھپا کے اور خود کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں سے رشتہ داریاں کرلیتے ہیں، جبکہ آزاد جموں وکشمیر کے عبوری آئین ۱۹۷۴ء کی رو سے قادیانی گروپ ولاہوری گروپ کے افراد غیرمسلم ہیں اور یہ ایسے غیرمسلم ہیں کہ جو اہل کتاب کے زمرے میں بھی نہیں آتے ہیں بلکہ منحرفین کتاب غیرمسلم ہیں، لہٰذا قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کے ازدواجی بندھن بدرجہ اولیٰ منع ہونے چاہئیں۔قرارداد میں اس قبیح اور گھناؤنے عمل کے خلاف موثر قانون سازی، جرم میں ملوث افراد کے لئے سزا مقرر کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔قرارداد میں کہا گیا کہ غیرمسلموں کے ازدواجی بندھنوں کی علیحدہ رجسٹریشن کو قانون کے تحت لازماً قرار دیا جائے اور مسلمانوں کے نکاح کے رجسٹر میں ایک اضافی کالم بطور خاتم النبیین حضرت سیّدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مطلق اور کامل ایمان کا اقراری حلف نامہ شامل کیا جائے۔قرارداد کے مطابق آزاد جموں وکشمیر کے تعلیمی نصاب میں کے پی کے کی اسمبلی کی قانون سازی کی طرز پر ایسی تبدیلیوں اور اضافے کی ضرورت ہے، جس سے نوجوان نسل کے علم میں آئے کہ عقیدہ ختم نبوت کیا ہے، مسلمانوں کا اصل عقیدہ کیا ہے اور قادیانی کس دجل وفریب کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے عقیدہ سے پھیرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳۰/اکتوبر ۲۰۲۰ء)

پکا پکا ہے کلیجہ، دُکھا دُکھا دل ہے!

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

دل کی آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، قلم کا جگر شق ہوا چاہتا ہے اور کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی توہین ایسا جرم ہے کہ اگر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے یا آسمان پھٹ پڑے تب بھی اس کی سنگینی کے اظہار کا حق ادا نہ ہوگا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اللہ کے نمائندے ہوتے ہیں، ان کی بے احترامی خود خالق کائنات کی بے احترامی ہے، اس وقت فرانس نے جو گستاخانہ اور شر پسندانہ طریقہ اختیار کیا ہے وہ اسی نوعیت کا ہے، پہلے تو کچھ بدبختوں نے شان مبارک میں گستاخی پر مبنی کارٹون چھاپے، پھر جب اس کے خلاف احتجاج ہوا تو ایک جاہل ٹیچر نے طلبا کو یہ کارٹون دکھا کر قصداً مسلمانوں کو مشتعل کیا اور جب اس گھناؤنی حرکت کے ردِعمل میں کسی نے اس بدبخت کا قتل کر دیا تو بجائے اس کے کہ حکومت فرانس عوام کو اس طرح کی دل آزاری سے منع کرتی، اس نے اس کو اظہار رائے کی آزادی اور سیکولرزم کا حصہ قرار دیتے ہوئے اس بے ہودہ شخص کی آخری رسوم میں شرکت کی اور اس کو فرانس کا ہیرو قرار دیا۔ ایک ہیرو تو خود ملک کا صدر ہے، جس نے بعض ذرائع کے مطابق اپنی ماں کی عمر سے بڑی ٹیچر کے ساتھ بدکاری کی تھی اور شاید اسی طرح اس کی زندگی گزر رہی ہے۔ دوسرا ہیرو یہ کمینہ شخص تھا جس نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ جب ترکی نے صدر فرانس کی اس حرکت پر اس کو اپنے دماغ کے علاج کرانے کا مخلصانہ اور دانشمندانہ مشورہ دیا تو اس کو بہت صدمہ پہنچا کہ اس کی اہانت کی گئی ہے، لیکن اس کو یہ خیال نہ رہا کہ اس کی بدتمیزی سے دنیا میں کتنے انسانوں کا دل زخمی ہوا ہے۔

مغرب نے اظہارِ خیال کی آزادی کا ایک خود ساختہ پیمانہ بنالیا ہے، اگر کوئی شخص یہودیوں کے ہولوکاسٹ کا انکار کرے یا اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کرے تو وہ مجرم ہے، اگر کوئی نائن الیون کو فرضی کہانی قرار دے تو وہ سزا کا مستحق ہے۔ یہاں اظہارِ رائے کی آزادی کا کوئی احترام نہیں لیکن اگر کوئی شخص پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اور اربوں انسان کی دل آزاری کا سبب بنے تو اس کو اس کا حق ہے اور یہ اظہار رائے کی آزادی میں شامل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص اسلام دشمنی اور خدا بے زاری کا مظہر ہے۔ چونکہ اسلام اور شریعت اسلامی کی اساس جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ہے، اس لئے مغربی دنیا نے صلیبی جنگوں سے لے کر آج تک ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو نشانہ بنایا ہے۔ مستشرقین نے اپنی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی ایسی تصویر کھینچی ہے جس کو اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی مسترد کر دے گا۔ سیرت نبوی کو غلط انداز پر پیش کرنے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے مستشرقین نے اتنا زیادہ لکھا ہے اور ہر روز لکھنے کا سلسلہ جاری ہے کہ صرف ان کتابوں کے نام لکھے جائیں تب بھی پوری ایک جلد تیاری ہو جائے۔ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے اور ان کو ایمان وعقیدہ سے منحرف کرنے کے لئے انہوں نے مسلم سماج میں سے مسلمانوں کا سا نام رکھنے والا سلمان رشدی جیسے بددین اور بدزبان شخص کو بھی کھڑا کیا، شراب خانوں کا نام مکہ (Macca) تک رکھا گیا تاکہ مسلمان اس صورت حال سے مشتعل ہوں، حقیقت یہ ہے کہ خدا نا ترسی، آخرت میں جواب دہی کے عقیدہ سے محرومی، حد سے گزری ہوئی لذت پسندی، نفس کی پرستاری اور اندرونی خباثت اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کی منصوبہ بند سازش کی وجہ سے وہ ہمیشہ انبیاء کرام کی اہانت کے مرتب ہوتے رہے ہیں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور یاوہ گوئی کا ایک مزید مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال پھینکنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے دل میں تمام

انبیاء کرام کی اور خاص کر پیغمبر آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت ڈال دی ہے،اس کے لئے سرکٹا دینا،اپنی رگِ جاں کا آخری قطرۂ خون بہادینا اوراس راہ میں جان و مال کا نذرانہ پیش کرنا نہ صرف آسان ہے بلکہ وہ اسے ایک سعادت سمجھتا ہے، اس سے اس کی زندگی کا سودا کیا جاسکتا ہے،لیکن اس کے نبی کی محبت خریدی نہیں جاسکتی۔ وہ اپنی رسوائی اور بے آبروئی کو برداشت کرسکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ بے توقیری کو گوارا نہیں کرسکتا۔اس کے گھر کو آگ لگائی جاسکتی ہے لیکن اس کے سینہ میں محبت کی جو انگیٹھی جل رہی ہے،اسے بجھایا نہیں جاسکتا۔ یہی محبت اس کی سب سے بڑی متاع ہے،اس کے لئے نبی کی محبت کے مقابلہ میں والدین اور بیوی بچوں کی محبت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ یہ محبت جو اسے اپنے آباؤاجداد سے میراث میں ملی ہے اور پیغمبر کے نام پر مرمٹنے کا جذبۂ بے پایاں اور اپنے آپ کو قربان کر دینے کا حوصلہ جو اسے اپنے بزرگوں سے ایک درِ نایاب کی طرح حاصل ہوا ہے، کسی بھی قیمت پر وہ اس سے دست بردار نہیں ہوسکتا۔ یہ اتھاہ محبت اور انمٹ جذبۂ احترام مغرب کے بے حس، مذہب کے معاملہ میں غیر سنجیدہ، خدا کی محبت اور آخرت کی جواب دہی کے احساس سے محروم قوموں کے لئے باعث تعجب ہے کہ آخر مسلمانوں کے دلوں سے اس کے نبی کی محبت کیونکر نکالی جائے اور کیونکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وحرمت کا یہ جذبۂ بے پناہ کم کیا جائے؟ تاکہ دین سے اس امت کا رشتہ کمزور تر ہوجائے اور مغرب کی خدا بےزاری اور مادیت پرستی میں وہ پوری طرح ان کے ہم دوش اور ہم قدم بن کر کھڑے ہوجائیں۔ اگر خدانخواستہ کسی شخص کے دل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وبزرگی کا یقین نکل جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا عنصر کم ہوجائے تو پھر اس کے ایمان کا اغوا کرلینا چنداں دشوار نہیں ہوتا،مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس عالمی سازش پر متنبہ رہیں اور انبیاء کرام کی محبت و عظمت کی جو امانت انہیں اپنے بزرگوں سے ملی ہے اور جس پر ان کا مسلمان ہونا موقوف ہے وہ اس امانت میں ذرا بھی اضمحلال نہ آنے دیں اور اسے اگلی نسلوں تک پہنچائیں۔

تاہم اس واقعہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ مغرب چاہتا ہے کہ مسلمان ایسے مسائل میں الجھے رہیں کہ ان کے لئے علمی وعملی ترقی دشوار ہوجائے۔ اس صورت حال کو سمجھنے اور اس کی روشنی میں لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے ایسے واقعات پر برہمی اور ناراضگی کا اظہار ضرور ہونا چاہئے مگر تشدد سے بچتے ہوئے۔تشدد سے دوہرا نقصان ہوتا ہے ایک تو اصل مسئلہ نظر سے اوجھل ہوجاتا ہے، سنجیدہ طریقہ پر مسئلہ کو حل کرنے کی صورت ختم ہوجاتی ہے دوسرے مظلوم کو ظالم کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کا اور مقتول کو قاتل قرار دینے کا موقع مل جاتا ہے۔چونکہ ذرائع ابلاغ بھی اسلام کی معاند طاقتوں کے ہاتھ میں ہیں،اس لئے ان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ردِعمل کو سارے واقعہ کا اصل سبب قرار دے دیں۔ اس لئے ہمیں پُر امن اور سنجیدہ طریقہ پر ایسے بے ہودہ واقعات کا مقابلہ کرنا چاہئے اور گالی کا جواب گالی سے دینے کے بجائے حسن تدبر اور قوت دلیل کے ساتھ اپنا مدعا اقوام عالم کے سامنے رکھنا چاہئے۔

چنانچہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کا جواب اس طرح ہونا چاہئے کہ پوری دنیا کے مسلمان ہر ممکن ذرائع اختیار کرکے اقوام متحدہ سے مطالبہ کریں کہ وہ اظہار رائے کی آزادی کی جائز، منصفانہ اور شریفانہ حدود قائم کرے،جس میں یہ بات شامل ہو کہ کسی بھی مذہب کی مقدس شخصیتوں کی اہانت ایک جرم اور دل آزاری ہے اور یہ اظہار رائے کے دائرہ میں نہیں آتی بلکہ اشتعال انگیزی اور تشدد پسندی کے دائرہ میں آتی ہے، اپنے یہ جذبات مختلف ملکوں میں قائم اقوام متحدہ کے دفاتر اور ایمیل وغیرہ کے ذریعہ پہنچائے جائیں۔مسلم تنظیمیں اس مہم میں قائدانہ کردار ادا کریں اور دیگر برادران انسانیت اور مذہبی قیادتوں کو بھی اپنے ساتھ لینے کی سعی کریں، کیونکہ ہمارا مطالبہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ تمام مذہبی گروہوں کے لئے ہے تاکہ دنیا میں امن آشتی قائم رہے۔مسلم حکومتیں او آئی سی کے پلیٹ فارم سے پوری قوت کے ساتھ اقوام متحدہ سے اس کا مطالبہ کریں اور عالم اسلام اس کو نافذ کرانے کے لئے واضح لائحہ عمل اختیار کرے، جس کی ایک صورت یہ ہے کہ ایسی شر انگیزی کرنے والی حکومتوں سے اپنے تعلقات ختم کر دے یا محدود کر دے۔ آج کی دنیا انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا ہے اور جب اس پلیٹ فارم سے کوئی آواز بڑے پیمانہ پر اٹھائی جاتی ہے تو پوری دنیا میں اس کی قوت محسوس کی جاتی ہے،اس ناشائستہ حرکت کے خلاف بڑے پیمانہ پر اس ذریعہ کو استعمال کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی تائید حاصل ہوسکے،مسلمان انفرادی سطح

پر اور جہاں مسلم حکومتیں ہوں، وہاں سرکاری سطح پر بھی فرانس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، موجودہ دور میں یہ پُرامن احتجاج کا ایک موثر طریقہ ہے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

سب سے اہم کام یہ ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختصر متوسط اور تفصیلی لٹریچر شائع کیا جائے، اس لٹریچر کو ابلاغ کے جدید ذرائع کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے کیونکہ جھوٹ کا علاج سچ اور تاریکی کا علاج روشنی ہے۔ یہ بات بے حد افسوسناک ہے کہ خود مسلم معاشرہ میں سیرت کا مطالعہ کم سے کم ہوتا جارہا ہے، ہماری نئی نسل سیرت نبوی کی بنیادی معلومات سے ناآشنا ہے، اس پہلو پر بھی توجہ ضروری ہے۔ پھر ایک اہم بات برادران انسانیت تک صحیح طور پر سیرت کو پہنچانا ہے، اس کے لئے مختلف تدبیریں اختیار کی جاسکتی ہیں جیسے غیر مسلم بھائیوں کے لئے سیرت کے جلسے، غیر مسلم بچوں اور بچیوں کے لئے سیرت پر تقریر و تحریر کے مقابلے، بحمدللہ! ہندوستان کے کئی علاقوں میں اس کا خوشگوار تجربہ ہورہا ہے۔ ربیع الاول کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ کا اہتمام اور کھان پان کے پروگرام کے ساتھ سیرت پر مختصر تعارفی بیان ہونا چاہئے۔ غرض کہ ایسے واقعات پر پُرامن احتجاج بھی ضروری ہے، اس کے سدباب کے لئے ٹھوس تدبیریں بھی مطلوب ہیں اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائے کہ سچ کی روشنی خود بخود جھوٹ کی تاریکیوں کا پردہ چاک کردیتی ہے۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۳۰؍اکتوبر ۲۰۲۰ء)

گستاخانہ خاکوں کے خلاف عظیم الشان احتجاجی ریلی

کراچی (پ ر) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہمارے نبی کی گستاخی اور توہین و تنقیص ہرگز قابل برداشت نہیں۔ فرانسیسی حکومت کی سرپرستی میں خاکوں کی اشاعت مسلمانوں کی دل آزاری اور انہیں مشتعل کرنے کی مذموم کارروائی ہے۔ حکومت سفارتی سطح پر اس معاملہ کو اقوام متحدہ اور دیگر عالمی فورمز پر اٹھائے۔ علماء کرام نے ان خیالات کا اظہار مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ گستاخانہ خاکوں کے خلاف عظیم الشان احتجاجی و مذمتی ریلی میں کیا۔ یہ احتجاجی ریلی شام ۴ بجے نمائش چورنگی سے کراچی پریس کلب پہنچی، جہاں شہر بھر سے ختم نبوت کے راہنماؤں کی قیادت میں منظور کالونی، ملیر، فیڈرل بی ایریا، لیاری، شاہ فیصل کالونی سے بھی احتجاجی ریلیاں پہنچ گئیں۔ قائدین نے اس موقع پر شرکائے ریلی سے خطاب کیا اور مذمتی قراردادیں پیش کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ فرانس سمیت دیگر یورپی ممالک میں نبی پاک کی گستاخی روکنے کے اقدامات کرے۔ مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے ان مذموم واقعات کے خلاف موثر آواز اٹھائے۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا نورالحق نے کہا کہ ہر دو چار سال بعد اس طرح کی غلیظ حرکتیں کرکے عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کیا جاتا ہے۔ اظہار آزادی کی آڑ میں مقدس شخصیات کی توہین اور اہانت کی جاتی ہے جو قابل مذمت ہے۔ جماعت اسلامی کے رہنما جناب اسد اللہ بھٹو نے اپنے خطاب میں مسلم حکمرانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ تمام مسلم ممالک متحد ہوکر فرانس اور اس کے حمایتی ممالک کا تجارتی، سفارتی اور اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ اس طرح ان کی عقل ٹھکانے آجائے گی۔ اس عظیم الشان احتجاجی ریلی سے مولانا احمد شاہ بلوچ، مولانا یوسف قصوری، مولانا احسن سلفی مرکزی جمعیت اہل حدیث، مولانا جمیل احمد بندھانی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا محمد عادل غنی، مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور مولانا محمد قاسم نے بھی خطاب کیا۔

فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت

تمام مصنوعات کا بائیکاٹ واحد حل!

مولانا سیّد احمد و میض ندوی

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف فرانسیسی صدر کی فتنہ انگیزیوں کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے، فرانس کے صدر میکرون کی اسلام دشمنی ساری حدوں کو پار کر رہی ہے، اس سلسلہ کا تازہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہانت آمیز خاکوں کو صدر فرانس کی ایما پر ساری سرکاری عمارتوں پر آویزاں کیا گیا، ملعون زمانہ فرانسیسی میگزین چارلی ایبڈو نے اس سے قبل جب متعدد گستاخانہ خاکے شائع کیے تھے اور گستاخی نمبر کے طور پر ایک خصوصی شمارہ کی اشاعت عمل میں لائی گئی تھی اور اس تعلق سے صدر فرانس سے پوچھا گیا تو انہوں نے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ کہا تھا کہ اس میں کچھ بھی قابل اعتراض نہیں ہے، فرانس ایک سیکولر اور آزادیٔ اظہار رائے والا ملک ہے اور اسی کے ساتھ ہم آگے بڑھیں گے... فرانس کی آزادیٔ رائے کی حقیقت جاننے کے لئے صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ جن دنوں میں چارلی ایبڈو نے گستاخانہ خاکوں کا خصوصی نمبر شائع کیا تھا، انہی دنوں میکرون کو اپنے دورہ لبنان کے دوران اپنے ہی ملک کے ایک صحافی کو محض اس بات پر ڈانٹتے ہوئے دیکھا گیا تھا کہ اس صحافی نے میکرون کی میٹنگ میں کچھ باتیں میڈیا کو بتادی تھیں، یورپ و امریکہ میں جو کہ آزادیٔ اظہار رائے کے راگ الاپتے تھکتے نہیں ہولوکاسٹ پر بات کرنا نہ صرف ممنوع ہے بلکہ قابل سزا جرم ہے، پورا یورپ اور امریکہ اس بات پر متفق ہے کہ ہولوکاسٹ پر کوئی بحث نہیں کرسکتا، تازہ گستاخی کے واقعہ پر جب ۲۴؍اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ترکی کے صدر طیب اردغان نے اپنے ایک بیان میں صدر فرانس کی گستاخانہ حرکتوں پر انہیں نفسیاتی مریض کہا، اور انہیں مینٹل چیک اپ کا مشورہ دیا تو فرانسیسی حکومت اس قدر چراغ پا ہوگئی کہ اس نے ترکی سے اپنے سفیر کو واپس بلالیا، جب ایک ملک کے صدر کی شان میں گستاخی پر اس قدر اظہار ناراضگی کیا جاسکتا ہے تو اس ذات کی شان میں گستاخی کی کیا سزا ہونی چاہیے جس ذات کو دنیا کے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمان اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

آزادیٔ اظہار کیا ہے؟

یہاں سب سے زیادہ جس بات کی وضاحت ضروری ہے وہ آزادیٔ اظہار رائے کی حقیقت ہے، ایک کالم نگار نے آزادیٔ اظہار کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے بجا لکھا ہے: ’’لفظ آزادی ایک حسین اور خوبصورت تعبیر ہے، ایک دلکش اور پرکشش نعرہ ہے، دلوں کو اپنی جانب کھینچنے والی ایک جادوئی چھڑی ہے، آزادی ہر کسی کو پیاری ہے، ہر کوئی آزادی کا خواہش مند ہے، ہر کوئی اپنی آزادی کے لئے کوشاں اور سرگرداں ہے، اس پُر فریب نعرے نے کتنوں کو برباد کیا ہے اور کتنوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر ذلیل وخوار کیا ہے اس کا شمار ممکن نہیں۔ کتنی عفت مآب بیٹیوں کی چادر عصمت کو تار تار کیا ہے، کتنی صنف نازک اور پاکیزہ دوشیزاؤں کو رنگ محفل بنا کر متاع تعیش بنادیا ہے، اس کے حصول کی خاطر تحریکیں چلانے والے اور اس میدان میں خود کو کامیاب وکامران تصور کرنے والے خود اس حقیقت سے نابلد ہیں کہ آزادی کسے کہتے ہیں، کسی بھی قسم کی آزادی کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ آپ اپنے تسکین کی خاطر دوسروں کے جذبات کو مجروح کریں۔ آزادی کا یہ تصور قطعاً غلط ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزاری جائے، فرد واحد کی آزادی سے اگر دوسروں کو تکلیف ہونے لگے تو اسے شخصی آزادی کیسے کہا جاسکتا ہے، آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ آپ راہ چلتے مسافر کو پتھر اٹھا کر ماردیں اور اسے شخصی آزادی سے تعبیر کیا جائے، کسی باعزت اور باوقار شخصیت کے ساتھ بلا کسی عذر کے دشنام طرازی کے ساتھ پیش آیا جائے، دنیا کے بیشتر ملکوں میں مختلف اقسام کی آزادی شہریوں کو حاصل ہے، لیکن یہ آزادی مختلف قسم کی حدود وقیود کے ساتھ متصف ہے، بعض مغربی ممالک

بظاہر مکمل آزادئ اظہار کی اجازت دیتے ہیں لیکن وہاں بھی بعض چیزوں سے متعلق سوال کرنے اور رائے زنی کرنے کو ناقابل معافی جرم گردانا جاتا ہے، امریکا کے موجودہ صدر نے ایک صحافی کو وائٹ ہاؤس سے صرف اس لئے باہر نکلوادیا کہ اس نے کچھ چبھتے سوالات پوچھ لئے تھے، ایک ملک کا سربراہ جس کی مدت محض چار سال ہے، وہ اپنے خلاف کوئی سوال جواب کے لئے تیار نہیں ہے، لیکن اگر وہ کسی کی کردار کشی کرے اور ان کے طریقہ زندگی پر زبان درازی کرے تو اسے آزادئ اظہار سے تعبیر کیا جائے؟ یہ آزادی نہیں دل آزاری ہے۔"

انبیاء کرامؑ کی شان میں گستاخانہ مہم کا تاریخی تسلسل:

رسولوں کی شان میں گستاخی کا سلسلہ کچھ آج کی پیداوار نہیں ہے، بلکہ یہ ناپاک سلسلہ زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے، ہر زمانہ میں ایسے بدباطن لوگ رہے ہیں جنھوں نے انبیاء کی حرمت کو پامال کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، انبیاء کرامؑ کی شان میں گستاخی بنی اسرائیل کا خاص شیوہ تھا، حتی کہ قرآنی بیان کے مطابق انہوں نے بہت سے انبیاء کرامؑ کا قتل تک کردیا، قرآن مجید میں گستاخانہ حرکتوں کا شکوہ کرتے ہوئے کہا گیا: ان بندوں کی (نامرادی) پر افسوس وحسرت! ان کے پاس جو رسول بھی آتا ہے تو یہ اس کا تمسخر اڑانے سے نہیں چوکتے (یٰسین: ۳۰) انبیاء و مرسلین کی شان میں گستاخی کے سبب پچھلی قوموں پر عذاب بھی نازل ہوا، چنانچہ ایک جگہ ارشاد ربانی ہے: "رسولوں کا اس سے پہلے بھی مذاق اڑایا جاتا رہا، تو میں کافروں کو ڈھیل دیتا رہا، پھر میری پکڑ نے ان کو آلیا، پھر کیسا رہا میرا عذاب" (رعد: ۳۲) نیز قرآن کریم نے تمسخر اڑانے والے ایک شخص اخنس بن شریق کو سخت جفا کار اور نطفۂ حرام قرار دیتے ہوئے روز قیامت اس کی سونڈ سے گرفت کرنے کی وعید سنائی ہے۔

یورپ اور گستاخانہ مہم:

شانِ رسالت میں گستاخی اور قرآن مجید کی توہین کا حالیہ سلسلہ گزشتہ دو دہائیوں سے شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء سے یہ ناپاک مہم وقفہ وقفہ سے چلائی جارہی ہے، اس کی ابتدا ڈنمارک کے یہودی اخبار "جیلنڈز پوسٹن" نے کی، پھر اس سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے یورپ کے دیگر ممالک اٹلی، فرانس، جرمنی اور ہالینڈ بھی میدان میں کود پڑے، گزشتہ دو دہائیوں میں پیش آئے گستاخانہ واقعات پر طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ بات صاف ہوتی ہے کہ یورپ اور مغربی ملکوں نے اس گھناؤنے عمل کو مستقل مشن بنا رکھا ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو ایک ویب سائٹ پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب چند تصاویر نہایت تمسخر آمیز مضامین کے ساتھ شائع کی گئیں، ۲۰۰۵ء میں بڑے پیمانے پر گستاخانہ خاکوں کو ڈنمارک کے تمام اخباروں نے شائع کیا، یہ خاکے ڈینیل پائپس نامی متعصب امریکی یہودی کے شرپسند دماغ کی پیداوار تھے، یہ کوئی اتفاقی معاملہ نہیں تھا، بلکہ منصوبہ بندی کے ساتھ باقاعدہ کارٹونوں کے مقابلہ منعقد کروائے گئے، پھر انہیں ڈنمارک کے تمام اخبارات میں شائع کیا گیا، ویسے ان خاکوں میں یہودیوں کے تعلق سے مسلمانوں کے تصورات کو تمسخر کا نشانہ بنایا گیا تھا، لیکن ان میں سب سے خطرناک خاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تھا، آپ کے رخ انور کو نعوذ باللہ کراہت آمیز مشابہت دے کر عمامہ مبارکہ میں ایک بم کو چھپا ہوا دکھایا گیا تھا اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ اسلام امن نہیں عصبیت و جارحیت کا علمبردار ہے، اور آپ کی ذات معاذ اللہ تشدد، خونریزی اور جنگ و جدال کی علامت ہے، دیگر خاکوں میں اسلام کے تصوری جہاد پر بھی گہرے طنز کے تیر چلائے گئے تھے۔ ستمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہونے والے خاکوں پر عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا، جس پر مغرب کے بعض حکومتی اہلکاروں نے معذرت خواہانہ موقف اختیار کیا تھا، لیکن مغربی میڈیا نے اس احتجاج کو اظہار رائے پر قدغن کے تناظر میں پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیں آئندہ اپنی رائے کے اظہار کے لئے مسلمانوں سے اجازت لینی ہوگی، ظالموں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ۲۰۰۶ء اور ۲۰۰۷ء میں بھی گستاخانہ خاکے شائع کرکے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات کو چھلنی کردیا، اس کے بعد ۱۳ر فروری ۲۰۰۸ء کو ایک بار پھر بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ سکنڈے نیویارک کے ۱۷ اخبارات نے ان خاکوں کو شائع کیا، اس بار کی گستاخانہ حرکت کی وجہ یہ بتائی گئی کہ ۱۱ر فروری ۲۰۰۸ء کو ایسے دو مراکشی مسلمانوں کو پولیس نے گرفتار کیا تھا جن پر ۷۲ سالہ ملعون کارٹونسٹ ویسٹر گارڈ کے قتل کی منصوبہ بندی کا الزام تھا، حکومت پر دباؤ بڑھانے اور ملعون کارٹونسٹ سے اظہار یکجہتی کے لئے یہ اقدام کیا گیا، گزشتہ دنوں جب ایک ٹیچر باقاعدہ کلاس روم میں بار بار ان خاکوں کی نمائش کرتا رہا جس پر ایک عرب غیور مسلمان سے رہا نہ گیا اور اس نے

بدبخت ٹیچر پر حملہ کرکے واصل جہنم کردیا، اس واقعہ پر صدر فرانس شدید بوکھلاہٹ اور انتقامی جنون کا شکار ہوگیا اور اس نے یہ اعلان کردیا کہ سارے گستاخانہ خاکوں کو کتابی شکل دے کر انہیں نصاب میں شامل کیا جائے گا، حالیہ تازہ واقعہ میں صدر فرانس نے بدبختی کی انتہا کردی، باقاعدہ حکومتی نگرانی میں تمام سرکاری عمارتوں پر بینروں کی شکل میں گستاخانہ خاکے آویزاں کرادئے، جس کے نتیجہ میں پورا عالم اسلام مشتعل ہوگیا۔

عالم اسلام کا ردِعمل:

صدر فرانس کے حالیہ اقدام نے دنیا بھر میں امتِ مسلمہ کو شدید ردعمل پر آمادہ کردیا، اس وقت پوری مسلم دنیا سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے، ترک صدر رجب طیب اردغان نے میکرون کو دماغی مریض قرار دیتے ہوئے انہیں علاج کرانے کی صلاح دی، اور فی الواقع ایسی حرکت وہی شخص کرسکتا ہے جو عقل سے عاری ہو، اور جسے دین اسلام کے پیروکاروں کے شدید ردعمل کا احساس نہ ہو، میکرون کا جان لینا چاہیے کہ مسلمان ہر بات کو برداشت کرسکتا ہے لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے مسئلہ پر وہ کسی طرح مفاہمت نہیں کرسکتا، ناموس رسالت پر ایک مسلمان جان، عزت، مال وعیال، آباء واجداد حتی کہ اپنی ساری نسلیں قربان کرسکتا ہے، اس وقت پورے عالم میں غم وغصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے، مختلف مسلم ملکوں میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، سوڈان کے مسلمانوں نے احتجاج کرتے ہوئے فرانسیسی سفارت خانہ کو نذر آتش کردیا، پاکستان میں بھی بھرپور احتجاج کے ساتھ حکومت سے فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کرنے اور فرانسیسی سفیر کو ملک بدر کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ بنگلہ دیش میں زبردست ریلیوں کا سلسلہ جاری ہے، عراق اور تیونس میں فرانسیسی سفارت خانہ پر مظاہرے جاری ہیں، فلسطین میں بھی عوام شدید احتجاج کررہے ہیں، سعودی عرب نے گستاخانہ کارٹونس کی اشاعت کی مذمت کی اور فرانسیسی سفیر کو طلب کرتے ہوئے احتجاج درج کروایا، بنگلہ دیش میں ہزاروں عوام نے احتجاج کرتے ہوئے صدر فرانس کا پتلہ نذر آتش کیا، ایران نے بھی شدید احتجاج درج کرایا، کویت، قطر، اردن اور ترکی وغیرہ میں فرانسیسی مصنوعات کا بائیکاٹ پوری شدت کے ساتھ جاری ہے، کویت میں فرانسیسی اشیاء کو بازاروں سے ہٹادیا گیا ہے، سوشیل میڈیا پر فرنچ مصنوعات کا بائیکاٹ ٹاپ ٹرینڈ بن گیا ہے، قطر اور خلیجی تعاون کونسل کی جانب سے سخت مذمتی بیانات جاری کئے گئے ہیں، فلسطین میں حماس سمیت تنظیموں نے اسلامی مقدسات کے دفاع کا عہد کیا ہے، مصر میں جامع ازہر کے مفتی احمد الطیب، لیبیا کے صدارتی کونسل کے چیئرمین، یمن وزیر مذہبی امور، اردن میں اخوان المسلمین اور شام کی سیاسی جماعتوں کی جانب سے میکرون کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے، قطر اور تیونس کی متعدد کمپنیوں نے فرانسیسی کمپنیوں کے ساتھ تجارتی معاہدوں کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے، سوڈانی مسلمانوں نے صرف مذمت پر اکتفاء کرنے کے بجائے فرانسیسی باشندوں کو اپنے ملک سے نکالنے کے لئے شدید احتجاج کیا۔ فرانسیسی اشیاء کی بائیکاٹ مہم میں کویت سرفہرست ہے، جہاں سماجی رابطہ کی ویب سائٹ پر ایسی تصاویر شیئر کی گئی ہیں جن میں کویت کے ۵۰ بڑے شاپنگ مالز کے ان کاؤنٹروں کو خالی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو اس سے قبل فرانسیسی اشیاء سے بھرے ہوئے تھے۔ اس وقت ٹوئٹر پر "بائیکاٹ فرنچ پروڈکٹس" اور "بائیکاٹ فرانس" کے ہیش ٹیگ ٹرینڈ کررہے ہیں، ان ٹرینڈ کے ساتھ جو تصاویر شیئر کی گئی ہیں ان میں فرانسیسی اشیاء کے خالی کاؤنٹرز خالی دیکھے جاسکتے ہیں، اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی نے بھی فرانس کی عمارتوں پر گستاخانہ خاکوں کے آویزاں کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہم بار بار اس کی مذمت کرتے رہیں گے، مراکش اور مقبوضہ بیت المقدس میں بھی مسلمانوں نے بڑے پیمانے پر احتجاج کیا، ترک صدر طیب اردغان نے سارے ملک میں فرنچ مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے۔

ناپاک جسارت کے محرکات:

فرانس اور دیگر یورپی ممالک کی شانِ رسالت میں گستاخانہ مہم کے محرکات پر غور کیا جاتا ہے تو درج ذیل باتیں نمایاں ہوتی ہیں:

۱- اسلام کے خلاف نفرت کا اظہار کرنا اور لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنا۔

۲- مسلمانوں کو اشتعال دلانا؛ تاکہ ان کے مشتعل اقدامات کو بہانہ بنا کر اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیا جائے۔

۳- اسلام کی تیز رفتار اشاعت پر قدغن لگانا؛ تاکہ اسلام کی طرف مائل ہونے والا یورپی طبقہ دوری اختیار کرے۔

۴- ملک کے اصل مسائل اور موضوعات سے عوام کو بھٹکانا۔

شانِ رسالت میں گستاخی کے یورپی

کوششیں دراصل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت بھری فضا مہیا کرنا ہے؛ تا کہ یورپی ممالک میں مقیم مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ ہو جائے اور وہ مغربی تہذیب و کلچر میں ضم ہو جائیں۔ نیز فرانس میں اس وقت اسلام تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے، ایک سروے کے مطابق ۲۰۴۰ء تک فرانس میں مسلمان دیگر تمام مذاہب کے پیروکاروں پر بازی لے جائیں گے، ہزار مخالفتوں اور اسلام کے خلاف لگا تار پروپیگنڈا کے باوجود فرانسیسی باشندے اور بالخصوص خواتین تیزی کے ساتھ اسلام قبول کرتے جارہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت فرانس مختلف مسائل سے دو چار ہے، بے روزگاری کی شرح بڑھتی جارہی ہے، حکمراں طبقہ اس قسم کے مسائل کو اچھال کر عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتا ہے۔

دامن کو ذرا دیکھ:

فرانس کے صدر پر حیرت ہوتی ہے انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پاکیزہ ہستی پر جو سارے انبیاء علیہم السلام کے سردار اور خدا تعالیٰ کے عظیم القدر پیغمبر ہیں، ان کی طرف انگشت نمائی کرتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی، کہاں میکرون جیسی انتہائی فاش، بداخلاق اور گندی شخصیت اور کہاں محبوب رب العالمین کی رفعتیں اور بلندیاں۔ قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ فرانس کا موجودہ صدر اپنے زمانۂ طالب علمی ہی سے انتہائی بدکار انسان رہا ہے، ۱۵ سال کی عمر میں اس نے اپنی ۴۰ سالہ ٹیچر سے زنا کیا، جو تین بچوں کی ماں اور اس کے دو بچے خود ۱۵ سالہ میکرون سے بڑے ہیں۔ جب ۴۰ سالہ ٹیچر خاتون کے شوہر کو اور اسکول کے ذمہ داروں کو اس خیانت کی خبر ملی تو اس لیڈی ٹیچر کو اسی شہر کے دوسرے اسکول منتقل کر دیا گیا، اور میکرون کو ۱۷۰ کلومیٹر دور دوسرے شہر منتقل کر دیا گیا، مگر اس کے باوجود ان دونوں بدکاروں نے بدستور ایک دوسرے سے ناجائز تعلقات قائم رکھے۔ یہاں تک کہ ۲۰۰۶ء میں ٹیچر کو اس کے شوہر نے طلاق دی اور ۲۰۰۷ء میں اس ٹیچر نے اسی بدکار شاگرد سے شادی رچالی۔ ایسا بدکار انسان آج دنیائے اسلام کو درس دینے جارہا ہے اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے، میکرون سے متعلق یہ تفصیلات گوگل وغیرہ پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

محمد عربی مغربی دانشوروں کی نگاہ میں:

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت و بلندیوں کا اعتراف اپنے تو اپنے، خود غیر مسلم مغربی دانشوروں نے بھی کیا ہے، نامور صحافی مظہر برلاس اس سلسلہ میں اپنے ایک حالیہ کالم میں ایک ایسا واقعہ پیش کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مغرب کے چوٹی کے دانشور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے معترف رہے ہیں، کالم نگار لکھتے ہیں: مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب ”سو عظیم شخصیات“ کو لکھنے میں ۲۸ سال لگا دیئے، کتاب مکمل ہوئی تو اس کی تقریب رونمائی لندن میں منعقد ہوئی، لوگ اس تقریب کا شدت سے انتظار کر رہے تھے، کیوں کہ اسے سب سے عظیم شخصیت کو بتانا تھا، تقریب کے وقت ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، مائیکل ہارٹ ڈائس پر آیا تو شور بہت زیادہ تھا، کچھ لوگوں نے سیٹیوں اور شور کے ذریعہ چاہا کہ مائیکل اپنی بات مکمل نہ کر سکے، مگر اس نے اسی شور میں کہنا شروع کیا:

”ایک آدمی چھوٹی سی بستی مکہ میں کھڑے ہو کر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس لئے آیا ہوں تا کہ تمہارے اخلاق و عادات کو بہتر بنا سکوں، ان کی اس بات پر صرف چار لوگ ایمان لائے، جن میں ان کی بیوی، ایک دوست اور دو بچے شامل تھے، مگر خواتین و حضرات! اب اس بات کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں، زمانہ کی رفتار کے ساتھ ان کے پیروکاروں کی تعداد بڑھ کر ڈیڑھ ارب سے زائد ہو چکی ہے، ہر آنے والے دن میں اس تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ وہ شخص جھوٹا ہو؛ کیوں کہ چودہ سو سال کے بعد جھوٹ کا زندہ رہنا محال ہے اور کسی کے لئے یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ ڈیڑھ ارب لوگوں کو دھوکہ دے سکے۔ ہاں ایک اور بات کہ اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد آج بھی لاکھوں لوگ ہمہ وقت ان کی ناموس کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں، کیا کوئی ایک بھی مسیحی یا یہودی ایسا ہے جو اپنے نبی کی ناموس کی خاطر حتیٰ کہ اپنے رب کی خاطر جان قربان کرے؟ بلا شبہ تاریخ کی سب سے عظیم شخصیت مسلمانوں کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مائیکل نے سب سے عظیم شخصیت کا اعلان کیا تو پورے ہال میں خاموشی چھا گئی، ایک ہیبت کا سماں تھا۔“

(روزنامہ جنگ، ۲۷؍اکتوبر ۲۰۲۰ء)

امت مسلمہ کا لائحہ عمل:

فرانس کی اس گستاخانہ مہم کے خلاف امت مسلمہ کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے یہ ایک انتہائی

اہم سوال ہے اکثر اس قسم کے موقعوں پر مسلمان چند دن احتجاج کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اس سنگین صورت حال کے تدارک کے لئے مستقل لائحہ عمل اور طویل المدت منصوبہ بندی ضروری ہے۔ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب نے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ٹھوس لائحہ عمل مرتب کیا ہے مسلمان اس لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنائیں تو اس کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ سطور ذیل میں مذکورہ لائحہ پیش کیا جاتا ہے اس امید کے ساتھ کہ ناموس رسالت کے تحفظ کی فکر رکھنے والا ہر مسلمان حتی المقدور اسے نافذ کرنے کی ضرور کوشش کرے گا۔

عوام کیا کرے؟:

زبان خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے، عوام کا احتجاج سب سے موثر ہوتا ہے اور جب عوام اپنے ساتھ اپنے سیاسی رہنماؤں کو بھی احتجاج میں شریک کرلے تو اپنے مطالبات منوالیتی ہے، اگر مسلمان عوام مہنگائی، بے روزگاری، کرپشن، ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر سکتی ہے۔ سڑکوں پر نکل سکتی ہے تو کائنات کے سب سے بڑے ظلم گستاخانہ خاکوں کے بارے سڑکوں پر کیوں نہیں آسکتی؟

اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ عوام ہر سطح پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرائے، یہاں تک کہ فرانس میں موجود مسلمان اپنے نبی کی عزت و ناموس کے لئے اور اپنے آزادی اظہار رائے کے حق کو پُر امن طریقے سے حاصل کریں، اگر سیاسی معاملات میں ریلیاں، دھرنے اور احتجاج ہو سکتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر اس سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں۔ ☆☆

مولانا اکرام الحق خیریؒ بھی رحلت فرما گئے

مولانا اکرام الحق خیریؒ نے ڈگری میں جناب ولی محمد کے گھر آج سے تقریباً اسی سال پہلے آنکھ کھولی، گھریلو ماحول دینی تھا۔ والد محترم نے انہیں دین کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا۔ آپ نے ۵۷، ۱۹۵۸ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ ان دنوں خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے علاوہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیمبل پوریؒ جنہیں مرشد نے کاملپوری کا لقب دیا، جامعہ خیر المدارس ملتان میں حدیث پاک کی تعلیم و تدریس پر مامور تھے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ ثم ملتانی بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم نے ان جبال العلم شخصیات سے درس حدیث لیا اور فراغت حاصل کی۔ آپ کی شادی حافظ احمد دینؒ کے گھر ہوئی، جو ڈگری صوبہ سندھ میں تحریک ختم نبوت کے عظیم راہنما تھے۔ مرحوم نے دارالعلوم اسلامیہ اشاعت القرآن کے نام سے ڈگری میں ادارہ قائم کیا، جو اہل حق کا مرکز رہا ہے۔ حافظ احمد دینؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو ہر سال اپنے مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں دعوت دیتے۔ نیز مجلس کے مبلغین کو بلا کر ڈگری اور مضافات کے گوٹھوں اور چکوک میں بیانات کراتے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ پر دل و جان سے فدا تھے۔ حافظ احمد دین ۱۹۸۶ء تک ادارہ کے مہتمم و خادم رہے۔ ان کی وفات کے بعد مولانا اکرام الحق خیریؒ مہتمم و منتظم بنائے گئے۔ اس دوران مولانا خیریؒ سعودیہ ایمبیسی کراچی میں بھی ملازم رہے۔ کراچی کے معروف تعلیمی ادارہ جو جمعیت تعلیم القرآن کے نام سے سینکڑوں مدارس و مکاتب کا نظام سنبھالے ہوئے ہے، ان کی زیادہ تر تگ و دو جیلوں میں قیدیوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا ہے۔ جیلوں کے علاوہ بھی ملک بھر میں سینکڑوں مقامات پر تعلیم قرآن کا نظم سنبھالے ہوئے ہیں، اس کے بھی ناظم رہے۔ حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستیؒ، مولانا زاہد الراشدی مدظلہ نے پاکستان شریعت کونسل کے نام سے ایک غیر سیاسی تنظیم قائم کی تو اس میں شامل ہوگئے۔

۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں ان کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ تقریباً بیس سال سے انگلینڈ میں خطابت و امامت اور دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے کہ وقت موعود آن پہنچا۔ ۹/ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۷/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو انگلینڈ میں انتقال فرمایا اور وہیں تدفین عمل میں لائی گئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور ۳ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اسلامی تجارت کے بنیادی اصول

تیسری قسط

مفتی توقیر عالم قاسمی

اور ایک روایت میں ہے:''ثلاث لایکلّمھم اللّٰہ عزّ وجلّ، ولاینظرُ الیہ،یوم القیامِ، ولھم عذاب الیم. (منھم) رجل ساوَمَ رجلاً علی سلعٍ بعدَ العصرِ، فحلَفَ لہٗ باللّٰہ، لقد اُعطِ بھا کذا وکذا، فصدّقہُ الاخرُ۔''(سنن النسائی)

یعنی تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا (رضامندی سے)، ان کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جس نے کسی شخص سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کیا اور اس کے سامنے (جھوٹی) قسم کھائی کہ خدا کی قسم فلاں آدمی مجھے اس کا اتنا دے رہا تھا؛ لیکن میں نے اس کو نہیں دیا ہے، پس اس شخص نے اس کی بات پر اعتماد کرلیا، اور اس کو سچا سمجھ کر وہ سامان (زیادہ قیمت دے کر) اس سے خرید لیا۔

فائدہ: اس حدیث میں عصر کے بعد قسم کھانے کا ذکر ہے، ظاہر ہے جھوٹی قسم کھانا ہر وقت ناجائز، حرام اور گناہ ہے؛ لیکن بعض گناہ کی قباحت مکان یا زمان کے تقدس کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے، اس لئے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھانے کے گناہ میں اور شدت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس حدیث سے عصر کے بعد کے وقت کی فضیلت بھی ظاہر ہوئی۔

حضرت زاذان سے مروی ہے کہ حضرت علی بازار آتے تھے، لوگوں کو سلام کرتے، پھر فرماتے: ''اے تاجروں کی جماعت! بیع میں زیادہ قسم کھانے سے بچو، اس لئے کہ یہ تجارت اور کاروبار کو رائج کرتا اور فروغ دیتا ہے؛ لیکن برکت کو مٹادیتا اور ختم کردیتا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ)

تاجر صدقے کا اہتمام کرے:

حضرت قیس بن غرزہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یا معشرَ التجّارِ! انّ ھذا البیعَ یحضرُہُ اللغوُ والحلِف، فشوبوہُ بالصدقِ۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ)

اے تاجروں کی جماعت! بے شک بیع وشراء میں لغو باتیں اور قسم آجاتی ہیں (یعنی خرید وفروخت کرتے وقت آدمی لغو اور لایعنی باتیں بھی کرتا ہے، اور قسم بھی کھاتا ہے، جو عندالشرع ناپسندیدہ اور گناہ ہے)، لہٰذا اس کو ملاؤ صدقہ کے ساتھ یعنی تم صدقہ کیا کرو، یہ اس کے لئے کفارہ ہوجائے گا۔

تجارت میں نرمی اور آسانی کا پہلو ملحوظ رہے:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''رَحِمَ اللّٰہُ رجلاً اذا باعَ، واذا اشتریٰ، واذا اقتضیٰ۔''(بخاری شریف)

ترجمہ: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو بیچنے میں، خریدنے میں اور اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں نرم اور فراخ دل ہو۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''انّ اللّٰہَ یُحبُّ سَمحَ البیعِ، سمحَ الشراءِ، سمحَ القضاءِ۔''(ترمذی)

یعنی اللہ تعالیٰ نرمی اور آسانی کو پسند فرماتا ہے بیچنے میں، خریدنے میں، ادائیگی میں اور حق کے وصول کرنے میں۔

اور حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''اَدخلَ اللّٰہُ رجلاً الجنۃ کانَ سھلاً مُشتریًا، وبائعًا، وقاضیًا، ومقتضیًا۔''(مسند احمد)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کردیا (کیوں کہ) وہ بیچنے میں، خریدنے میں، قیمت یا دین کی ادائیگی میں اور حق کے وصول کرنے میں نرمی کرتا تھا۔

حدیث میں ہے کہ پچھلی امت میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کے پاس روح قبض کرنے کے لئے آیا، اس کی روح قبض کرنے کے بعد اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی خیر کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا کہ میں نے کوئی خیر کا کام کیا ہے، اس سے کہا گیا: غور کرو کہ تم نے کوئی عمل کیا ہو؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں سے سامان بیچتا تھا، اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا تھا، پس میں مال دار کو

(قیمت کی وصولی میں) مہلت دیتا تھا اور تنگ دست اور محتاج کو معاف کر دیتا تھا۔ اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں اس کا تم سے زیادہ حق دار ہوں (کہ معاف کروں)، اے فرشتو! میرے اس بندے سے درگزر کرو اور اس کو معاف کر دو۔ (مشکوٰۃ)

تجارت اور طلبِ دنیا، دین و آخرت سے غافل نہ کر دے:

بلا شبہ تجارت کسبِ حلال کا بہترین ذریعہ اور سبب ہے اور اس سے حاصل ہونے والا مال امورِ آخرت اور حقوق کی ادائیگی میں بھی معاون اور مددگار ہے، لیکن اس میں اس قدر انہماک اور مشغول و مصروف ہونا کہ آدمی فکرِ آخرت، یادِ الٰہی، ذکرِ خداوندی اور اعمالِ رضائے حق سے بالکل غافل ہو جائے، نہایت ہی نقصان اور خسارے کی بات ہے اور حصولِ دنیا کی کدّ و کاوش میں اپنی آخرت کو برباد کرنا ہے۔ اس سلسلے میں علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور امام غزالیؒ کا عبرت و نصیحت والا کلام ملاحظہ فرمائیں:

"التجارۃ وَان کانت ممدوحۃ باعتبارِ کونِھَا مِنَ المکاسبِ الحلال، فَاِنَّھَا قد تُذَمّ اِذَا قُدِّمَت علی مَا یَجِبُ اذا تقدیمُہٗ عَلَیھَا۔" (فتح الباری، عمدۃ القاری)

ترجمہ: "بے شک تجارت اگرچہ ممدوح ہے، اس اعتبار سے کہ وہ حلال کمائی کا ذریعہ ہے؛ لیکن کبھی وہ قابلِ مذمت اور ناپسندیدہ ہو جاتی ہے، جب اس کو اس چیز پر مقدم کیا جائے جس کو تجارت پر مقدم کرنا واجب اور ضروری ہے (مثلاً نماز فرض ہے، لیکن تجارت میں مشغول رہ کر نماز کو ترک کر دیتا ہے، ظاہر ہے کہ اس وقت تجارت قابلِ مذمت اور ناپسندیدہ ہوگی)۔

اور امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

"وَلاَ ینبغی للتاجرِ ان یشغلہ معاشہ عن معادِہٖ، فیکونُ عمرُہٗ ضائعًا، وصفقتُہ خاسرً من الربحِ فی الآخرۃ، لایَفِی بہ مَاینالُ فی الدنیا، فیکونُ اشتری الحیاۃَ الدنیا بالآخرۃِ، بل العاقلُ ینبغی ان یشفقَ علی نفسِہ، وشفقتُہ علی نفسِہ ان یحفظَ راسَ مالِہ، وراسُ مالِہ دینُہ وتجارتُہ فیہ۔" (احیاء العلوم)

ترجمہ: تاجر کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اس کا معاش اس کو اس کے معاد (آخرت) سے غافل کر دے، اگر ایسا ہوگا تو اس کی عمر ضائع ہو جائے گی، اس کی تجارت آخرت میں نفع کے بجائے خسارہ اور نقصان کا باعث ہوگی۔ جو دنیا اس نے حاصل کی ہے وہ آخرت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ پس اس نے آخرت کے بدلے میں دنیا کو خریدا؛ بلکہ عقل مند کے لئے مناسب یہ ہے کہ اپنی ذات پر مہربانی اور احسان کرے اور اس کی اپنے نفس پر مہربانی اور احسان یہ ہے کہ اپنے رأس المال اور پونجی کی حفاظت کرے اور اس کا رأس المال، پونجی اور سرمایہ اس کا دین ہے اور اسی دین میں اس کی تجارت ہے اور دنیا کے بدلے آخرت کو خریدنا ہے۔

تاجر اپنے دین پر مہربانی اور شفقت کرتے ہوئے سات چیزوں کی رعایت کرے۔

امام غزالیؒ نے مسلم تاجر کے لئے سات اصول اور نصائح بیان فرمائے ہیں، ہم اختصار کے ساتھ ان کو نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: "اِنَّمَا تَتِمُّ شفقُ التاجرِ علی دینِہ بِمُرَاعَاۃِ سَبعِ اُمُورٍ۔" یعنی تاجر کا اپنی ذات اور نفس پر مہربان ہونا سات چیزوں کی رعایت کرنے سے تام اور مکمل ہوگا۔

(۱) تجارت کی ابتدا میں حسنِ نیت اور حسنِ عقیدہ ہو۔ پس تاجر تجارت شروع کرنے کے وقت سوال سے بچنے، لوگوں سے حرص و طمع سے رکنے، رزقِ حلال کے ذریعہ لوگوں سے استغناء، کمائے

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منتظمہ کا اجلاس

۸/اکتوبر کو ۱۰ بجے صبح جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی میں کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام کی سعادت مولانا عبدالرشید غازی نے حاصل کی۔ اجلاس میں مولانا فقیر اللہ اختر، مفتی خالد میر، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا توصیف احمد حیدر آباد، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی، مولانا محمد حنیف سیال تھر پارکر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، مولانا محمد ساجد بھکر سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں مبلغین و منتظمہ کے اٹھارہ حلقے تشکیل دیئے گئے۔ جن کے لئے مبلغین سینکڑوں اشتہارات، پینا فلیکس، اسٹیکرز لے کر روانہ ہو گئے اور انہوں نے چنیوٹ، سرگودھا، حافظ آباد، گوجرانوالہ، فیصل آباد، لاہور، اوکاڑا، شیخوپورہ، قصور اضلاع کے قصبات، تحصیل ہیڈ کوارٹرز، چکوک، بستیوں اور چھوٹے چھوٹے اڈوں پر اپنے ہاتھوں سے اشتہارات، اسٹیکرز، پینا فلیکس لگوائے۔ بعض شہروں کی تمام مساجد میں بیانات و اعلانات کے ذریعہ عوام الناس کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ راقم نے بھی کئی ایک مقامات پر اعلان و بیان کے ذریعہ مضافاتی علاقوں کے مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ راقم نے اپنے دورہ کا آغاز فیصل آباد، جامعہ عبیدیہ کے سالانہ اجتماع صوفیاء کرام کو دعوت کے ذریعہ کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

گئے مال کے ذریعہ دین پر استعانت اور اپنے اہل وعیال کی کفایت وکفالت کے قیام کی نیت کرے۔

(۲) تاجر اپنی صنعت اور تجارت میں فروضِ کفایہ میں سے ایک فرض کفایہ کے ادا کرنے کی نیت کرے؛ اس لئے کہ صنعتیں اور تجارتیں اگر بالکلیہ چھوڑ دی جائیں تو معیشتیں باطل اور تباہ ہوجائیں گی اور اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ یعنی تجارت کرنا فرض کفایہ ہے؛ لہٰذا قوم میں ایک طبقہ ایسا ہونا ضروری ہے، جو تجارت میں لگا رہے، اس لئے کہ اگر سارے ہی لوگ صنعت وتجارت چھوڑ دیں گے تو اکثر لوگ ہلاکت کے دہانے پر پہنچ جائیں گے، اس لئے اپنی تجارت کی شروعات میں یہ نیت کرے کہ میں ایک فرض کفایہ کو ادا کر رہا ہوں۔ اس طرح وہ اجر وثواب کا بھی مستحق ہوجائے گا۔

(۳) تاجر کو دنیا کا بازار آخرت کے بازار سے نہ روک دے، اور آخرت کے بازار مساجد ہیں؛ اس لئے مناسب ہے کہ دن کے اول حصہ کو بازار میں داخل ہونے کے وقت تک اپنی آخرت کے لئے صرف کرے، اس وقت کو مسجد میں گزارے اور اوراد و وظائف کو لازم پکڑے۔

(۴) اور اسی پر اکتفاء نہ کرے، بلکہ بازار میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑے اور تسبیح وتہلیل میں مشغول رہے۔ اس لئے کہ بازار میں غافلوں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنا افضل ہے۔

(۵) تاجر بازار اور تجارت پر بہت زیادہ حریص نہ ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے بازار جائے اور سب سے اخیر میں وہاں سے لوٹے۔ یہ کاروبار میں بہت زیادہ حریص ہونے کی دلیل ہے۔

(۶) تاجر کے لئے حرام چیزوں کی تجارت سے بچنا لازم اور ضروری؛ لیکن صرف حرام سے اجتناب پر اکتفاء نہ کرے؛ بلکہ مواقعِ شبہات اور شک وتہمت کے مقام سے بھی احتراز کرے اور بچے۔

(۷) تاجر کو چاہئے کہ وہ جن لوگوں سے معاملات کر رہا ہے، ان کے بارے میں ہر وقت یہ خیال رکھے اور فکر مند رہے کہ ان میں سے ہر صاحب معاملہ اس سے حساب لے گا کہ خرید وفروخت میں اس نے کسی کا حق مارا تو نہیں لیا، لہٰذا تاجر کو اپنے ہر قول اور عمل کے بارے میں حساب وعقاب کے دن (روز محشر) کے لئے جواب تیار رکھنا چاہئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک شخص نے ہزاروں آدمیوں سے خرید وفروخت کا معاملہ کیا ہے تو ان ہزاروں آدمیوں کا حق اس سے وابستہ ہے، اگر اس نے کسی کے حق میں بھی کچھ کوتاہی اور گڑبڑ کی ہے تو وہ صاحبِ حق اس کی وصولی کے لئے قیامت کے دن اس تاجر خائن کے پاس حاضر ہوجائے گا اور اس سے اپنا حق وصول کرے گا؛ اس لئے ہر تاجر اپنی تجارت میں اس بات کو ملحوظ رکھے کہ اس کو قیامت کے دن ہر حساب لینے والے کا حساب دینا ہوگا۔ (احیاء العلوم)

اللہ تعالیٰ آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے اور زندگی کے ہر لمحے میں اتباع سنت رسول نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

ماسٹر محمد عمرؒ کی وفات

ماسٹر محمد عمرؒ خان گڑھ ہمارے حضرت قدوۃ السالکین، شیخ التفسیر، امام طریقت وشریعت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے مسترشدین میں سے تھے۔ ایک عرصہ تک حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری اور استفادہ کا انہیں شرف حاصل ہوا اور انہوں نے حضرت والا پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت محبت فرماتے، جب ملتان آنا ہوتا دفتر مرکزیہ میں ضرور حاضری دیتے اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ سال میں کم از کم ایک جمعہ مجلس کا کوئی نہ کوئی مبلغ خان گڑھ تشریف لا کر عقیدۂ ختم نبوت پر ضرور بیان فرمائیں۔ چنانچہ ان کی استدعا پر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم العالیہ نے کئی مرتبہ راقم کی بھی ڈیوٹی لگائی، اسکول ٹیچر سے ریٹائر ہوئے تو مسجد نواباں کے قریب نیچے فٹ پاتھ پر اسٹال لگایا کرتے تھے۔ اسٹال پر مسواک، سرمہ، تسبیح وٹوپی وغیرہ بیچ کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ راقم نے بھی حضرت الشیخ بہلویؒ کی نسبت سے ان کی خدمت میں حاضری اور دعائیں لینا اپنا معمول بنالیا تھا کہ جب بھی کسی پروگرام میں اس طرف جانا ہوا تو ان کی زیارت و ملاقات سے ضرور مشرف ہوا۔ خان گڑھ ایک قدیم مدرسہ ”دینی درسگاہ“ کے نام سے معروف ہے، وہ ان کے گھر کے قریب ہے۔ اس دینی درسگاہ میں مولانا عبدالرشید بلال ایک عرصہ تک مدرس رہے، جو ہمارے حضرت بہلویؒ کے فرزند نسبتی مولانا محمد اشرف شادؒ مان کوٹ کے تلمیذ رشید تھے۔ ہمارے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو استاذ محترم کہہ کر پکارتے، مجلس کے ساتھ بہت محبت فرماتے تھے۔ سپاہ سے نظریاتی تعلق تھا، وہ ایک عرصہ سے غائب ہیں اور ان کا ایک نوجوان بیٹا بھی عرصہ دراز سے غائب ہے اللہ پاک ان دونوں کی حفاظت فرمائیں قبلہ ماسٹر صاحبؒ کی معرفت ان کی بھی ملاقات ہوجاتی۔ عرصہ ہوا کہ راقم بھی اس طرف نہ جاسکا لاک ڈاؤن کے دنوں میں ان کی وفات ہوئی جس کی اطلاع نہ ہوسکی، ان کی نرینہ اولاد نہ تھی، غالباً ایک بیٹی تھی وہ جس حال میں ہے اللہ پاک خوش رکھیں اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور بال بال مغفرت فرمائیں۔ آمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ کی مجلس میں: راقم شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع کے تبلیغی دورہ سے فارغ ہوکر حضرت اقدس دامت برکاتہم کی مجلس میں حاضر ہوا۔ حضرت اقدس ہر بدھ کو مغرب سے عشاء تک اصلاحی بیان اور مجلس ذکر کراتے ہیں۔ اس مجلس میں حضرت والا نے ’’ذکر مع الخلوت‘‘ پر زور دیا اور فرمایا کہ جتنے انوار و برکات اکیلے بیٹھ کر ذکر کرنے میں ہوتے ہیں، اتنے مجلس میں نہیں ہوتے۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی روز تک غار حرا میں خلوت اختیار کیے رہتے۔ سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے معروف بزرگ پیران پیر حضرت سیّد عبدالقادر جیلانیؒ، قطب ربانی ۲۵ سال تک خلوت اختیار کرکے ذکر و مراقبہ فرماتے ہے۔ حضرت والا نے تمام مریدین کو ’’ذکر مع الخلوت‘‘ کی تلقین فرمائی۔ راقم کا رات کا قیام حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خانقاہ اور مدرسہ جامعہ عبیدیہ میں رہا۔ صبح ناشتہ کے بعد اجازت لے کر اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔

مومن پورہ (دھوپ سڑی) جامع مسجد اشرفیہ میں ختم نبوت سیمینار: جھنگ صدر کے معروف عالم دین، طبیب و حکیم مولانا محمد یٰسینؒ اس مسجد میں ایک عرصہ خطیب رہے۔ ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالحلیمؒ بھی خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت حکیم صاحب کا تعلق جمعیت علماء اسلام سے تھا۔ مجلس سے بہت ہی محبت فرماتے، ان کی وفات سے چند روز قبل ضلعی مبلغ مولانا غلام حسین مدظلہ کی معیت میں ان کے ہاں حاضری ہوئی تو فرمانے لگے کہ میری مسجد میں تین روزہ ردِ قادیانیت کورس رکھیں اور علماء کرام کو حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ سمجھائیں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کے فرزندان گرامی کو کئی مرتبہ ان کے والد محترم کی خواہش سے آگاہ کیا۔ یکم اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد ان کی مسجد میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ بخاری نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد راقم الحروف نے تحریکہائے ختم نبوت بالخصوص ۱۹۷۴ء کی تحریک میں علماء کرام کے کردار پر روشنی ڈالی اور علماء کرام سے درخواست کی کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر خطبہ دیا کریں۔ علماء کرام نے وعدہ کیا۔ مقامی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شیروانی مدظلہ علالت کے باوجود شریک ہوئے۔ سیمینار کا انتظام حکیم صاحب موصوف کے فرزندانِ گرامی مولانا حسین احمد وغیرہ نے کیا۔

جامع مسجد حق چار یار میں بیان: جامع مسجد حق چار یار غلہ منڈی میں ایک عرصہ تک مجاہد ختم نبوت مولانا سید صادق حسین شاہ فاضل دارالعلوم دیوبند خطیب رہے۔ جو علاقہ میں ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی پہچان تھے۔ بڑے دبنگ قسم کے عالم دین تھے، انہوں نے اس وقت جمعیت علماء اسلام کا علم تھامے رکھا، جب قائد جمعیت مولانا فاضل الرحمٰن مدظلہ کا پنجاب میں نام لینا جرم سمجھا جاتا تھا۔ راقم کو ۱۹۸۴ء کا وہ منظر یاد ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا بیان کرایا اور دھڑلے سے کرایا۔ ہتھکڑیاں اور بیڑیاں بھی ان کے راستہ میں رکاوٹ نہیں رہیں۔ ایک تبلیغی سفر میں مولانا رشید احمد مدنیؒ، حاجی عزیز الرحمٰن، قاری محمد حذیفہؒ، عبدالرحمٰن کے ساتھ ۷؍ستمبر ۱۹۹۷ء کو شہید کردیئے گئے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے فرزندارجمند مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ ان کے جانشین بنائے گئے۔ حضرت شاہ صاحب نے جامعہ علوم شرعیہ کے نام سے ٹوبہ روڈ پر مدرسہ بنایا تھا اس مدرسہ کے ایک کونہ میں مدفون ہیں۔ ان کی شہادت کے بعد جامع مسجد حق چار یار کے خطیب اور مدرسہ کے مہتمم مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ ہیں۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے امیر بھی ہیں، آپ کی دعوت پر جامع مسجد حق چار یار میں مغرب کے بعد گستاخ رسول کی شرعی سزا، سزائے موت کے عنوان پر تفصیلی بیان ہوا۔

جامع مسجد تقویٰ جھنگ سٹی: مسجد کے بانی ہمارے حضرت رائے پوریؒ کے خلیفہ حضرت صوفی شیر محمدؒ تھے۔ روزنامہ جنگ کے معروف صحافی جناب محمود شام انہیں کے فرزند ارجمند

ہیں۔ مسجد تقویٰ اور ملحقہ مدرسہ کے مہتمم و متولی حضرت حافظ بشیر احمد مدظلہ ہیں۔ ان دنوں صاحبِ فراش تھے۔ ان کی عیادت کی اور جامع مسجد تقویٰ میں عشاء کے بعد بیان کیا۔ مولانا محمد سرور مدظلہ جھنگ سٹی مجلس کے ذمہ داروں میں سے ہیں۔ انہوں نے یکم اکتوبر عشاء کی نماز کے بعد تقویٰ مسجد میں درس کا اہتمام کیا۔

چک نمبر۱۳ فارم: خانیوال ضلع کا آخری چک ہے، جو شورکوٹ کینٹ کے قریب ہے۔ چک مذکور کی جامع مسجد کے خطیب میرے مرشد و مربی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے رفیق درس اور خلیفہ مجاز مولانا عبدالحق مدظلہ ہیں۔ میرے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے چہیتے شاگردوں میں سے ہیں۔ ان کی دعوت پر ۲؍اکتوبر کے جمعۃ المبارک کا خطبہ ان کی مسجد میں دیا۔ موصوف کی زیارت و ملاقات تو نہ ہوسکی، کیونکہ وہ شورکوٹ میں خانقاہ حسینیہ کے سالانہ اجتماع صوفیاءِ کرام میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کے برادر زادہ حافظ محمد طیب سلمہ نے جمعہ کے خطبہ کا اہتمام کیا۔ اس میں چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی بھرپور دعوت دی گئی۔

احمد پور سیال میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس: احمد پور سیال میں ایک بزرگ مولانا لال حسین شاہؒ تھے، جو خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی حضرت اقدس مولانا احمد خانؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد عبداللطیف شاہؒ ہمارے حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے استاذ تھے۔ انہوں نے احمد پور سیال میں مسجد و مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ مسجد بھی انہیں کے نام سے منسوب ہے۔ جامع مسجد پیر عبداللطیف شاہ والی میں ۲؍اکتوبر عشاء کی نماز کے بعد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ تلاوت کی سعادت قاری محمد صابر نے حاصل کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سیّد عبدالرحیم شاہ نے سرانجام دیئے۔ معروف شاعر جناب مبشر صائم علوی اور سیّد فہد شاہ نے نعتیہ کلام سے مجمع کے قلوب و اذہان کو گرمایا۔ ملک کے نامور خطیب مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ، راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ مقامی ایم پی اے رانا محمد شہباز، مقامی امیر مجلس مولانا سیّد عبدالرحمٰن شاہ، مولانا عبدالخالق، مولانا مفتی سیّد حبیب احمد شاہ، سیّد محمود علی شاہ، مولانا محمد حسن، مولانا انیس الرحمٰن سمیت دسیوں علماء کرام اور ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دی جانے والی عظیم الشان قربانیوں کا تفصیلی تذکرہ کیا۔

بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴؍اکتوبر بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی نائب امیر مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ نے کی۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد خبیب سلمہ مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مقامی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی حفظہ اللہ نے سرانجام دیئے۔ قاری محمد اقبال نے تلاوت اور حضور احمد عنصر، محمد جعفر خان رفیق سفر حضرت خاکوانی مدظلہ نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مقررین نے اعلیٰ عدالتوں سے اپیل کی کہ وہ سینکڑوں کیس جو ناموس رسالت سے متعلق پینڈنگ میں پڑے ہیں جلد از جلد ان کیسوں کے فیصلے کرکے گستاخانِ رسول کو قرآن و سنت اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر ۲۹۵-سی کے مطابق سزائے موت دی جائے اور حکمرانوں سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کے بجائے اللہ و رسول کو خوش کرنے کی کوشش کریں۔ کانفرنس رات گئے جاری رہی، جامع مسجد الصادق کی بالائی منزل تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگیٔ داماں کی شکایت کررہی تھی۔

خانقاہ عبیدیہ فیصل آباد کا سالانہ اجتماع: میرے شیخ و مرشد حضرت اقدس مولانا مفتی سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم جو کئی ایک مشائخ کے صحبت یافتہ اور مجاز ہیں۔ چاروں سلسلوں میں مجاز طریقت ہیں، لیکن ان پر غلبہ قادریہ کا ہے کسی کو بیعت کرتے وقت فرماتے ہیں کہ میں نے توبہ کی۔ حضرت اقدس مولانا عبیداللہ انورؒ کے لئے ''جاوید کے ہاتھ پر'' ہر سال آپ کے جامعہ اور خانقاہ کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے، جس میں حضرت والا کے خلفاء اور مشائخ کے فرزندان گرامی خطاب فرماتے ہیں۔

حضرت والا اپنے مشائخ کے فرزندان گرامی کو بھی شیخ کی عزت و احترام دیتے ہیں، لاک ڈاؤن کے دنوں اور کچھ دن بعد بھی آپ کی صحت ناساز تھی۔ اب الحمدللہ! پہلے سے بہت بہتر ہیں۔ اب رہائش بھی مستقل جامعہ عبیدیہ سے متصل رکھ لی ہے تاکہ اللہ، اللہ سیکھنے والوں کو دقت نہ ہو۔ جب خانقاہ میں ہوتے ہیں تو عصر یا مغرب کے بعد اور ناشتہ پر ملاقات ہوجاتی ہے۔ امسال حضرت اقدس کے ہاں ۸،۹/ اکتوبر بروز جمعرات، جمعہ صوفیاء کرام کا اجتماع منعقد ہوا، جس میں ملک بھر سے آپ کے ہزاروں مریدین نے شرکت کی اور روحانی بیانات سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کیا۔ اجتماع میں زیادہ تر آپ کے خلفاء کرام کے بیانات اور مجلس ذکر منعقد ہوئیں۔ ختم خواجگان پڑھے گئے، آپ نے خود کئی مرتبہ نصائح فرمائیں۔ اسٹیج کا انتظام آپ کے خلیفہ، جامعہ کے استاذ مولانا یٰسین الٰہی عرف بُھلے شاہ کے پاس رہا۔ آپ کے اکلوتے فرزند ارجمند مولانا سیّد محمد زکریا حفظہ اللہ نے آنے والے مہمانانِ گرامی کا استقبال کیا اور حسب حیثیت اعزاز واکرام کیا۔ آپ کے ایک اور خلیفہ، جامعہ کے استاذ مولانا ندیم احمد قاسمی مدظلہ کی صاحبزادی کا نکاح سنت نبوی کے مطابق جامعہ کی مسجد میں ہوا اور سنت نبوی کے مطابق انتہائی سادگی سے چھوارے بھی تقسیم کئے گئے۔ آخری نشست، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب قریبی اسکول کے صحن میں ہوئی، جس میں ہزاروں صوفیاء کرام اور ذاکرین نے شرکت کی۔ اجتماع سے قلوب و اذہان اور روح کو تازگی ملتی ہے اور ذکر و فکر کا شوق و ذوق پیدا ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حضرت دامت برکاتہم کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی نصیب فرمائیں اور آپ کے انوار و برکات عام فرمائیں۔ آمین۔

لدھارام کے چک نمبر ۶۶ سرگودھا میں

خطبۂ جمعہ: یہ وہ تاریخی چک ہے، جس کی جامع مسجد کی بنیاد دین پور شریف درگاہ کے بانی حضرت اقدس خلیفہ غلام محمدؒ دین پوری نے رکھی۔ چک مذکور کے اکثر حضرات حضرت دین پوریؒ کے مریدین و مسترشدین ہیں۔ حضرت خلیفہ صاحبؒ کے بعد اس چک میں سیّدی و مرشدی حضرت اقدس میاں عبدالہادی دین پوریؒ (ثانی) کئی مرتبہ تشریف لائے۔ ایک مشہور واقعہ حضرت دین پوریؒ ثانی کا ہے کہ اس چک میں حضرت دین پوریؒ کے ایک مرید قاضی سعداللہ تھے، جنہوں نے اُس زمانہ میں ۳۵ حج کئے تھے۔ حضرت دین پوریؒ ہر عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہیں کھاتے تھے۔ قاضی صاحبؒ مذکور کے ہاں کئی دن حضرت دین پوریؒ ثانی نے قیام کیا۔ ان کی والدہ محترمہ کے ہاتھ کا کھانا تناول فرماتے، کیونکہ وہ عابدہ، صالحہ خاتون جو صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں ایک صبح ان کے گھر سے ناشتہ آیا اور حضرت نے واپس کردیا۔ اس عابدہ، صالحہ کے استفسار پر فرمایا کہ اس کو کسی ناپاک عورت کے ہاتھ لگے ہوئے ہیں۔ مائی صاحبہ نے کہلایا کہ حضرت میں نے خود ہی آٹا گوندھا خود ہی روٹی پکائی، ہاں البتہ میرے گھر ایک ہمسایہ خاتون لسی لینے کے لئے آئی تو میں نے اسے کہا کہ آپ لسی سے مکھن نکال دیں، حضرت والا کے ناشتہ کو دیر ہورہی ہے۔ پس اس عورت نے مکھن نکال کردیا جس سے آپ کے لئے روٹی چوپڑی۔ امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ۲۸/ جون ۱۹۳۹ء کو لالہ موسیٰ گجرات کے قریب پیر غازی نامی قصبہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس وقت پنجاب کا وزیر اعظم سکندر حیات تھا۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہدایت کی کہ ہوشیار اور سمجھ دار پولیس افسر کی ڈیوٹی لگائی جائے جو سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر نوٹ کرے تو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ”لدھارام“ نامی ایک پولیس افسر کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ امیر شریعتؒ کی تقریر کے شارٹ نوٹس تیار کرے اور درمیان میں جگہ چھوڑتا جائے تاکہ اس میں حسب ضرورت ایسے جملے لکھے جائیں، جن سے حکومت وقت کے خلاف بغاوت کے جذبات مترشح ہوتے ہوں۔ نیز اس میں ایسے الفاظ بھی لکھنے کی گنجائش ہو، جن سے عوام کو بغاوت اور قتل و غارت گری پر ابھارنا ثابت ہوتا ہو۔ چنانچہ پولیس نے لدھارام کی ڈیوٹی لگائی جو اس زمانہ کا پڑھا لکھا ۲۴ سالہ نوجوان تھا۔ چنانچہ اس نے وہ شارٹ نوٹس تیار کرکے سرکاری وکیل کو پیش کئے۔ سرکاری وکیل نے شارٹ نوٹس پر مشتمل کاپی چلا کر اسے ایک ایسی کہانی لکھوائی، جس سے بغاوت اور قتل و غارت پر ابھارنا معلوم ہوتا تھا اور گورنمنٹ نے شاہ جیؒ کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات نمبر ۳۰۲/ ۱۱۷، ۱۲۴/ ۱۴۳ کے تحت کیس رجسٹرڈ کیا، اس دوران جب لدھارام نے شاہ جیؒ کو دیکھا تو اس کے اندر کا ضمیر جاگ اٹھا۔ اس نے عدالت میں کھل کر کہہ دیا کہ شاہ جیؒ کی تقریر کے جو جملے تحریر کئے گئے ہیں، وہ شاہ جیؒ کے نہیں بلکہ پراسیکوٹر کے ہیں، کیس نے عجیب رُخ اختیار کرلیا۔ ماتحت

عدالت نے اس کیس کو ہائی کورٹ میں منتقل کرلیا اور لدھارام نے لاہور ہائی کورٹ کے سامنے ساری تفصیلات رکھیں۔ اللہ پاک نے سکندر حیات کے پلان سے شاہ جیؒ کو محفوظ فرمالیا۔لدھا رام چک نمبر۶۶ کا رہنے والا تھا۔ہمارے لاہور انٹرنیٹ کے رفیق مولانا محمد عرفان نے فرمائش کی اور یوں ۹/اکتوبر کا جمعہ اس چک میں بیان کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

جامع مسجد التوحید خانقاہ ڈوگراں: ۹/اکتوبر مغرب کی نماز کے بعد خانقاہ ڈوگراں کی جامع مسجد التوحید جس کا تذکرہ حافظ بشیر احمدؒ سے متعلق مضمون میں آچکا ہے۔اس مسجد میں فاضل دیوبند مولانا خان محمدؒ خطیب رہے۔ان کی محنت سے قرآن وسنت کا چراغ روشن ہوا، آج کل مولانا نعمان شاکر فاضل نوجوان خطیب ہیں جو متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ کے شاگرد رشید اور خلیفہ ہیں۔انہوں نے بہت سے ساتھیوں کو جمع کیا ہوا تھا۔جن کو خانقاہ ڈوگراں کی روایات کے مطابق قافلہ کی صورت میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔احباب نے حسب سابق قافلہ کی صورت میں شرکت کا وعدہ کیا۔

جامعہ محمودیہ جھنگ کے طلبا سے خطاب: جامعہ محمودیہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تھے، جو ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگرد تھے۔ سپاہ کی تشکیل سے پہلے ایک جاندار خطیب کی حیثیت سے عقیدۂ ختم نبوت، عظمت اصحاب واہلبیت کی چوکیداری کرتے رہے اور آپ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر بھی رہے۔اصلاحی تعلق ہمارے حضرت بہلویؒ سے تھا اور آخر میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ سے رہا۔آپ نے عظمت اصحاب رسول کی حفاظت کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں کئی مرتبہ شریک ہوئے۔آپ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ بعدازاں مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے گرویدہ تھے۔ اول الذکر کے نام پر جامعہ محمودیہ گوجرہ روڈ پر قائم کیا اور آج وہیں اپنے رفقاء سمیت آرام فرما ہیں۔۱۲/اکتوبر عصر کی نماز کے بعد جامعہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ جامع مسجد محمودیہ مرضی پورہ میں جو شیخ الہندؒ کے نام پر بنائی گئی،عشاء کے بعد بیان کیا۔مدینہ مسجد احمد نگر جھنگ صدر میں ۱۳/اکتوبر صبح کی نماز کے بعد بیان کیا۔

جامعہ رشیدیہ قاسمی شہید کالونی میں طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب: ۱۳/اکتوبر مغرب کی نماز کے بعد طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ جامعہ رشیدیہ کے بانی ہمارے پینتالیس سال سے مخدوم حضرت مولانا قاری محمد شفیق رحیمی مدظلہ ہیں، جو امام القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ کے حفظ قرآن میں شاگرد رشید ہیں۔آپ نے ۱۹۶۸ء میں جامعہ خیرالمدارس ملتان سے دورہ کیا۔مختلف اداروں میں پڑھاتے رہے۔ جھنگ صدر کے علاقہ قاسمی شہید کالونی میں ۲۰۰۲ء میں ساڑھے چار کنال زمین خریدی اور ۲۰۰۳ء میں درس و تدریس کا آغاز کیا اس وقت یہ حفظ وتجوید کی معیاری درسگاہ ہے،اللہ پاک نے چار بیٹے عطا فرمائے، تین بیٹیاں سب کے سب حافظ، قاری عالم ہیں۔رات کا قیام وآرام بھی جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ میں رہا۔جامعہ کے اس وقت مہتمم وصدر مدرس ملحقہ مسجد کے خطیب مولانا قاری محمد رمضان ہیں جو ثانی قاری محمد حنیف ملتانیؒ ہیں۔

کوٹ عبدالمالک میں بیان: ۱۰/اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد فاروقیہ کوٹ عبدالمالک میں بیان ہوا۔مذکورہ بالا جامع مسجد کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ قادری مدظلہ ہیں، جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خادم مولانا محمد صابرؒ کے فرزند نسبتی ہیں۔ان سے ۱۹۹۰ء سے تعلق چلا رہا ہے، بنین و بنات کا ادارہ چلا رہے ہیں۔ جامعہ فاروقیہ کے ایک استاذ مولانا عرفان کریم سلمہ ہمارے سابق مبلغ لاہور مولانا کریم بخش علی پوریؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ یہاں سے بھی قافلہ کی صورت میں کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا گیا۔

جھنگ میں تین روز: ہمارے جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین مدظلہ پر چند دن پہلے فالج کا اٹیک ہوا تو جماعت کے فیصلہ کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور تھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حنیف سیال کی ڈیوٹی لگائی گئی۔تین روز راقم نے بھی انہیں دیئے۔ مذکورہ بالا نوجوان علماء کرام نے جھنگ صدر وسٹی کی ایک ایک مسجد میں اعلان وبیان کیا۔ راقم نے بھی مولانا حق نواز جھنگویؒ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ محمودیہ، جامع مسجد اشرفیہ دھوپ سڑی، جامع مسجد محمودیہ مرضی پورہ، کے علاوہ دیگر کئی ایک مساجد میں بیان کیا۔

دارالعلوم محمدیہ اٹھارہ ہزاری: دارالعلوم کی بنیاد ہمارے حضرت بہلویؒ کے خلیفہ، جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل مولانا حکیم عبداللطیفؒ نے ۱۹۷۷ء میں اپنے رشتہ میں جدامجد حضرت میاں خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ کی نسبت دارالعلوم محمدیہ کی بنیاد اٹھارہ ہزاری جھنگ میں رکھی۔ ایک چھپر کے نیچے حضرت بہلویؒ کی دعا سے بنیاد رکھی گئی۔ بعدازاں آپ کے مرشد ثانی حضرت مولانا حافظ غلام حبیب نقشبندی چکوال نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ آج وہاں کوہِ قامت مسجد موجود ہے اور دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ حضرت حکیم صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مبلغین ختم نبوت سے بہت محبت فرماتے۔ تقویٰ واحتیاط کا یہ عالم تھا کہ مدرسہ سے پانی تک نہ پیتے، نہ ہی غسل خانہ استعمال فرماتے، ایک مرتبہ غسل خانہ استعمال کیا تو ناظم سے فرمایا: ''معلوم کرو مارکیٹ میں غسل کے کتنے پیسے لیتے ہیں۔'' اتنے پیسوں کی رسید کٹوائی۔ خود مطب کے ذریعہ لوگوں کا جسمانی علاج معالجہ فرماتے اور مدرسہ کا خرچہ بھی اپنی جیب سے ادا فرماتے۔ انہوں نے علاقہ میں قرآن وسنت کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے ایک درجن مدرس بنائے۔ حضرت والا کے اکلوتے فرزند ارجمند مولانا محمد قاسم مدظلہ جب تعلیم مکمل کرکے آئے تو مدارس کا نظام ان کے سپرد فرمایا خود مطب اور اللہ اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے اور اپنی ستر بہاریں پوری کر کے ۱۵؍جون ۲۰۰۹ء کو رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے تو مولانا محمد قاسم ان کے جانشین بنائے گئے۔ ۱۴؍اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد جامعہ کے طلبا واساتذہ کرام اور نمازیوں سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامع مسجد ذوالنورین روڈو سلطان: روڈو سلطان جھنگ کا معروف قصبہ ہے۔ یہاں جامع مسجد ذوالنورین کے نام سے اہل حق کا قدیمی مرکز ہے۔ مولانا دوست محمد شہید تلمیذ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اسے توسیع دی جو رافضیوں کے مظالم کا شکار ہوکر جون ۱۹۷۱ء میں شہید کردیئے گئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالکریم خانؒ مدرسہ کے مہتمم اور مسجد کے خطیب مقرر کئے گئے۔ موصوف ہمارے حضرت بہلویؒ کے خلیفہ تھے۔ اول الذکر نے حضرت بہلویؒ کا علاقہ میں تعارف کرادیا اور اہلِ علاقہ کی اکثریت نے حضرت بہلویؒ کے ہاتھ پر توبہ کی۔ مولانا عبدالکریم خان ۲۰۰۳ء تک مہتمم رہے۔ اس وقت اہتمام و انصرام ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی بہلوی نقشبندیؒ کے خلیفہ اور خادم قاری ریاض احمد لغاری مدظلہ سنبھالے ہوئے ہیں، جبکہ مولانا محمد انور خطیب و امام ہیں۔ اللہ پاک اس مرکز حقہ کو قیامت تک آباد و شاداب رکھیں۔ ۱۴؍اکتوبر عصر کی نماز کے بعد خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔

اُچ گُل امام میں صوفیائے کرام کا ماہانہ اجتماع: اُچ گُل امام تھل کا علاقہ ہے، اس میں ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ کے خلیفہ قاری ریاض احمد لغاری جن کا ابھی چند سطروں پہلے تذکرہ ہوا۔ حضرت بہلوی ثانی کے بعد انہوں نے خاندان و خانقاہ بہلویہ سے تعلق برقرار رکھا۔ حضرت اقدس بہلوی ثانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا عبیداللہ ازہرؒ جن کا چند ماہ پہلے انتقال ہوا، سے برابر تعلق رکھا، اب مولانا عبیداللہ ازہرؒ کے فرزند و جانشین مولانا عبداللہ بہلوی ثانی سلمہ اور ان کے بھائیوں کی سرپرستی کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہر ماہ میں غالباً آخری جمعرات کو ان کی مجلس ذکر ہوتی ہے۔ دو تین ماہ قبل ان کے والد گرامی کا انتقال ہوا، تو راقم نے فون پر تعزیت کے لئے آنے کی درخواست کی، فرمانے لگے کہ جمعرات ۱۵؍اکتوبر کو میرے گاؤں میں آجائیں۔ راقم نے کہا کہ ۱۵؍اکتوبر عرصہ سے منکیرہ میں وعدہ کیا ہوا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں اپنے رفقاء کو بدھ کو بلا لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اپنے متعلقین کو سرکلر جاری کردیا تو مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر اور علامہ حبیب الرحمٰن کی رفاقت میں ان کے مدرسہ انور القرآن بہلویہ جامع مسجد بلال میں مغرب کے بعد منعقد ہونے والے صوفیائے کرام کے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

جامع مسجد ختم نبوت کھرڑیانوالہ: مسجد کے متعلق تفصیل حافظ نیاز احمدؒ کے متعلق مضمون میں آچکی ہیں۔ ۱۵؍اکتوبر ۲۰۲۰ء کا خطبہ جمعہ جامع مسجد کھرڑیانوالہ میں ہوا۔

جامع مسجد شہزاد کالونی فیصل آباد میں جلسہ سیرت: جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ میں عشاء کی نماز کے بعد سیرت النبی کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت خطیب مسجد مولانا محمد طیب عباسی نے کی۔ تلاوت جامعہ عبیدیہ کے ایک طالب علم نے کی۔ ہمارے ایک سابق مبلغ مولانا عبدالعزیز لاشاری مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز اور راقم کے بیانات ہوئے۔ نعت حافظ ابوبکر گوجرانوالہ نے پیش کی۔ ساڑھے دس بجے راقم کی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر و تحریر ہو یا مباحثہ و مناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ و تحقیق اور تصنیف و تالیف ان کے محبوب و مرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ **۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے۔ دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق و محبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب و تہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت و محبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت و حمیت کی ایسی پُرسوز و گداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدا بہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب و تحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔

061-4783486

0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے